Regd. No E.P. 67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳
ممالک غیر ۵۰-۷
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۶ | ۱۹ر فتح ۱۳۳۶ھش - ۲۷ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ ۱۹ر دسمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۵۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ر دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ الحمد للہ

احباب کو علم ہے کہ تفسیر صغیر کی تیاری اور سلسلہ کے دیگر ضروری کاموں کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت گذشتہ ڈیڑھ ماہ سے بوجہ ضعف گرتی جا رہی تھی اور بظاہر یہ بیماری کا دوسرا حملہ معلوم ہوتا تھا لیکن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے تازہ مکتوب اور مندرجہ بالا تار سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے حضور کی طبیعت بہتر ہو رہی ہے۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۹ر دسمبر۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ چند روز قبل ربوہ میں حضور ایدہ اللہ نے صاحبزادہ صاحب کا نکاح محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ بنت مکرم جناب مرزا رشید احمد صاحب کے ساتھ پڑھا تھا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۱۴ر دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت بواسیر کی وجہ سے ناساز ہے گذشتہ رات بے چینی کی شکایت رہی احباب حضرت ممدوح کی کامل کشف یابی کیلئے دعا فرمائیں۔

قادیان۔ ۱۸ر دسمبر۔ موسم کی خرابی کے باعث بعض درویشان اور ان کے اہل و عیال کھانسی بخار وغیرہ عوارض سے بیمار رہے۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی بیگم صاحبہ اور آپ کی چھوٹی بچی بھی کچھ عرصہ بخار سے بیمار رہیں۔ احباب ان تمام بیماروں کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی وفات

احمدیت کا ایک بہادر سپاہی

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی)

کل صبح سکندر آباد انڈیا کی طرف سے آئی ہوئی تار سے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی وفات کا علم ہو کر بے حد صدمہ ہوا۔ یہ تار محترمی سیٹھ عبد اللہ بھائی صاحب کی طرف سے آئی تھی۔ اور اس میں یہ ذکر تھا کہ عرفانی صاحب جمعرات کی صبح کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (الفضل میں جو جمعہ کا دن لکھا ہے وہ درست نہیں)

عرفانی صاحب جو اوائل میں تراب لقب استعمال کیا کرتے تھے۔ غالباً اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زندہ صحابہ میں سب سے پرانے صحابی تھے اور گو وہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار تھے۔ مگر یہ خیال نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی داغ جدائی دے جائیں گے چنانچہ ان کی وفات والی تار سے صرف ایک دن پہلے ہی مجھے ان کا اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا خط ملا تھا۔ شیخ صاحب موصوف کی عمر وفات کے وقت غالباً ۹۰ سال سے اوپر تھی۔ اور گو ان کی سماعت میں کافی فرق آ گیا تھا۔ مگر بینائی ٹھیک تھی۔ چنانچہ وہ ہمیشہ اپنے ہاتھ سے خط لکھا کرتے تھے اور ان کے خطوں میں بے حد محبت اور اپنائیت کا رنگ پایا جاتا تھا۔ دراصل وہ ان بزرگوں میں سے تھے جن کے ایمان کی جڑھ ان کے دل میں ہوتی ہے۔ اور فلسفیانہ دلائل کی نسبت جذبات کا پہلو زیادہ غالب ہوتا۔

شیخ صاحب مرحوم سب سے پہلے احمدی تھے جنہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی غرض سے اخبار الحکم جاری کیا۔ یہ اخبار شروع میں غالباً امرتسر سے جاری ہوا تھا۔ مگر بہت جلد قادیان منتقل ہو گیا۔ اور پھر شیخ صاحب خود بھی ہمیشہ کے لئے قادیان کے ہی ہو گئے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد اخبار بدر بھی جاری ہو گیا۔ جس کے آخری ایڈیٹر حضرت مفتی محمد صادق صاحب مرحوم تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان اخباروں کو اپنے دو بازو کہہ کر یاد فرمایا کرتے تھے۔ شیخ عرفانی صاحب مرحوم کی دوسری بڑی خصوصیت یہ تھی کہ سب سے پہلے انہی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح اور سلسلہ احمدیہ کی تاریخ مرتب کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ ان کی طرف سے اس سلسلہ میں متعدد نمبر نکل چکے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خطوط کو جمع کر کے مکتوبات احمدیہ کے نام سے شائع کرنے کی سعادت بھی شیخ صاحب مرحوم کو ہی حاصل ہوئی۔ تاریخ بیعت کے لحاظ سے شیخ صاحب غالباً حضرت مفتی صاحب سے بھی زیادہ پرانے تھے۔

حق گوئی میں حضرت شیخ صاحب بہت دلیر اور صاف گو بلکہ برہنہ تلوار تھے۔ چنانچہ جب شروع میں غیر مبائعین کا فتنہ اٹھا تو شیخ صاحب ان کے مقابلہ میں غیر معمولی جوش کے ساتھ پیش پیش تھے۔ بلکہ بعض اوقات انہیں روکنے کی ضرورت پیش آتی تھی۔ غالباً یہ غیر مبائعین کے فتنہ کا ہی اثر تھا کہ عرفانی صاحب مرحوم اپنے ذوق کے مطابق اپنی اولاد کو ہمیشہ نصیحت کیا کرتے تھے کہ جب بھی جماعت میں کوئی اختلاف پیدا ہو۔ تو تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت کا ساتھ دینا۔ کیونکہ ان کے متعلق خدا کا وعدہ ہے کہ انی معک ومع اھلک یعنی میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں"۔ خدا کرے کہ ہم اس خدائی وعدہ کے اہل اور قدر شناس ثابت ہوں۔

اس سال یعنی ۱۹۵۷ء میں جماعت کو کئی پرانے مخلصین کی وفات کا صدمہ پہنچا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے جنوری میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب خدا کو پیارے ہوئے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام گویا اپنے بچوں کی طرح عزیز رکھتے تھے اور محبت کے رنگ میں اکثر "ہمارے مفتی صاحب" کہہ کر پکارتے تھے۔ اس کے بعد فروری میں حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کی وفات ہوئی جو گو بالکل ابتدائی صحابیوں میں سے نہیں تھے۔ مگر پھر بھی انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کافی صحبت پائی تھی۔ اور وہ اپنی نیکی اور عبادت گذاری کی وجہ سے ان بزرگوں میں سے تھے۔ جن کا دل گویا ہمیشہ مسجد میں لٹکا رہتا ہے"۔ پھر غالباً جون کے آخر میں حضرت بھائی چوہدری عبد الرحیم صاحب فوت ہوئے۔ جو ابتدائی صحابہ میں سے تھے اور ان کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی۔ کہ عین جوانی کے عالم میں سکھ مذہب کو ترک کر کے اسلام اور احمدیت کو قبول کیا۔ پھر نیکی میں ایسی ترقی کی کہ صاحب کشف و رویا بن گئے۔ اور اب سال کے آخر میں آکر حضرت عرفانی نے جماعت کو داغِ جدائی دیا ہے۔ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

حضرت مفتی صاحب اور حضرت عرفانی صاحب دونوں میری پیدائش سے بھی پہلے کے احمدی تھے۔ اور حضرت بھائی صاحب نے غالباً میری پیدائش کے ایک سال بعد بیعت کی تھی۔ البتہ حضرت ڈاکٹر صاحب غالباً ۱۹۰۱ء کے قریب بیعت سے مشرف ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب فوت ہونے والے بزرگوں کو اپنے فضل و رحمت کے دامن میں جگہ دے۔ اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلائے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

جیسا کہ سب جانتے ہیں۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور ممتاز صحابی بہت ہی تھوڑے رہ گئے ہیں۔ موت تو سب کے لئے مقدر ہے۔ مگر کاش قبل اس کے کہ یہ مبارک گروہ اس دنیا سے منتقل ہو کر اپنے جنتی رہائش گاہوں میں جاگزین ہو۔ جماعت کی صف دوم ان کی نیکی اور تقویٰ اور عبادت گذاری اور صداقت اور دیانت اور اتحاد اور تعاون اور جذبہ قربانی میں ان کی جگہ لینے کے لئے آگے آ جائے۔ اے کاش ایسا ہی ہو!

مجھے یاد ہے کہ جب میں نے ۱۹۴۱ء میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی کی وفات پر ایک نوٹ لکھا تھا تو اس نوٹ کے عنوان میں یہ شعر نوٹ کیا تھا کہ:-

> بارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا
> ہم محوِ نالۂ جرس کارواں رہے

لیکن اب تو ڈرتا ہوں کہ شاید ہم میں سے کئی لوگ محو نالہ بھی نظر نہیں آتے۔ اے اللہ تو رحم کر اور ہمارے نوجوانوں میں وہ روح پھونک دے جو ہمیشہ تیرے پاک نبیوں اور رسولوں کے زمانہ میں ایک زبردست انجن کا کام دیا کرتی ہے۔ اور ہمیں صرف چلنے کی طاقت ہی نہ دے بلکہ پرواز کی قوت عطا کر آمین یا ارحم الراحمین۔

حضرت عرفانی اپنے آخری خط میں جو غالباً ۲۹ر نومبر کا لکھا ہوا ہے۔ اور مجھے ۵ر دسمبر کو ملا لکھتے ہیں کہ:-

"آج عمر کا ۹۲ سال شروع ہوا۔ الحمد للہ۔"

خاکسار

مرزا بشیر احمد

ربوہ ۵۷/۱۲/۷

ملک صلاح الدین ایم۔اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

حضرت عرفانی الاسدی رضی اللہ عنہ کی کامیاب زندگی کے بعض حالات

"آپ کی زندگی ایک آیۃ من آیات اللہ تھی"

(از قلم محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ):

ہمارے محترم شیخ یعقوب علی صاحب تراب عرفانی الاسدی سکندرآباد۔ دکن میں راہی ملک بقا ہو کر لقائے الٰہی سے بہرہ ور ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آخر یہ دن آنا تھا اور جو کچھ دکھائے گا وہ ناچار دیکھنا ہے۔ وہ سلسلہ احمدیہ کی خدمات کا حق ادا کر گئے۔

وہ پیش رو تھے اپنی مراد کو پا گئے۔ اب ہم ان کے پیچھے پیچھے جانے والے ہیں۔ خدا تعالے خاتمہ بالخیر علے الایمان کرے۔

وہ سولہ سترہ سال کی عمر میں لدھیانہ حضور مغفور علیہ السلام کی صحبت سے مستفیض ہوتے رہے۔ اور ستر سال کا زمانہ استفاضہ اور تکمیل فیض رسانی میں بخیر و خوبی و بہ خوش اسلوبی گذارا۔ واجرہ علی اللہ۔

بلند ہمت صحافی

مذہبی شغف زمانہ طالب علمی سے تھا۔ آریہ اور عیسائیوں سے مباحثے بھی کرتے رہے اور تبلیغ اسلام بھی۔ اخباری دنیا میں قدم رکھا۔ کچھ مدت پیسہ اخبار میں منشی محبوب عالم صاحب مرحوم کے زیر تربیت کام کرتے رہے پھر اپنا اخبار امرت سر جاری کیا۔ جسے حسب منشاء حضرت مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ ۱۸۹۹ء قادیان لے آئے۔ اور ارائیوں کی مسجد کے ایک حجرے میں پریس دستی لگوا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے برکت دی۔ پھر یہی پریس بابو علی بخش صاحب مرحوم کی امداد سے ایک مشین کی صورت میں ہو گیا۔ اور دنوں کا کام گھنٹوں میں ہونے لگا۔ آپ کی ہمت بہت بلند تھی۔ ایک وقت الحکم کو جس میں حضور انور کے کلمات طیبات چھپتے تھے۔ اور اس کے علاوہ ہر قسم کے علمی مضامین بہ تائید اسلام و احمدیت اسے روزانہ کر دیا۔ کئی کتابیں بھی شائع کیں نمازہ اور اس کی حقیقت وغیرہ۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ سے بہت مدد ملتی تھی۔ ان کی وفات تک الحکم ہی الحکم کا فرغ تھا! ذریعہ سے آکر منشی محمد افضل صاحب نے جو ایک صالح جوان تھے البدر جاری کیا۔ ان کی وفات پر پھر حضرت میاں معراج الدین صاحب لاہور کے ذریعہ بدر کی صورت میں سلسلہ جدید شروع ہوا!

خاکسار جو ۱۸۹۷ء سے بیعت سے سرفراز ہو کر ۱۸۹۹ء سے بیمار پڑا۔ اپنی تعلیم علوم عربیہ اسلامیہ کے مدارج اپنے والد ماجد کے مدینے طے کر رہا تھا۔ اور ساتھ ساتھ اخبار نویسی اور تصنیف و تالیف میں بھی مشغول تھا۔ الحکم میں اپنے مضامین چھپوا تا رہا۔ اور چونکہ وہ مولویانہ زبان میں اہم مسائل لکھی مشتمل ہوتے اس لئے مجھے عمر رسیدہ سمجھا جانے لگا۔ میری عمر بیس اکیس سے کم ہی تھی میرا ارادہ قادیان میں رہائش کے لئے تڑپتا تھا۔ مگر جسم کے عوارض اجازت نہ دیتے تھے۔ آخر حاضر عتبہ عالیہ ہو گیا اور الحکم میں منسلک ہوتے ہوتے اللہ تعالے کی مشیت کے ماتحت بدر میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ کے ساتھ کام کرنے لگا۔ انہوں نے ڈاک رسالت کے سوا سب کام ایڈیٹری، مینجری کا میرے سپرد کر دیا۔ میں الحکم میں بھی مضمون دیتا رہا۔

غیر معمولی خدمت سلسلہ کی سعادت

حضرت تراب کو میں نے بہت قریب سے دیکھا وہ ہر فن مولا تھے۔ سلسلہ کے انتظامی امور میں بھی انہی کا دخل تھا۔ قادیان کے سکان ہندو سکھ حضور کے رشتہ داروں سے اور حکام سے ان کے تعلقات تھے اور ہر مرحلے پر وہ سلسلہ کے مفاد میں کام کرتے سفروں میں، مقدموں میں حضور کی رفاقت کی سعادت حاصل رہی۔ اور تقاریر اور دیگر اوقات میں کلمات طیبات کو بسرعت تمام قلمبند کرتے رہے۔ حضور ریل میں سوار تھے۔ اور ایک ہیڈ پادری سوالات کا جواب لے رہا تھا۔ آپ ساتھ ساتھ لکھتے جاتے پادری نے اعتراض کیا۔ مگر آپ نے میرے سامنے اسے ڈانٹا کریں اپنا فرض ادا کر رہا ہوں۔ لیکچر لاہور کے ایام میں روزانہ پیسہ اخبار میں کئی بزرگوں کا تعارف کرایا۔ مولانا عبد الکریم صاحب کی تصویر چھپی اور مولانا نور الدین صاحب کے افادات کا تذکرہ۔ الحکم کے سوا بھی خواتین کے متعلق رسالہ جاری کیا۔ اور سلک مروارید وغیرہ سلسلہ تالیف شائع کیا۔ حضرت خلیفہ اول مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں تفسیر القرآن شائع کرنی شروع کی۔ اور معتد بہ حصہ شائع ہو گیا۔

سفر یورپ

حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کے ساتھ سفر یورپ میں گئے۔ واپسی پر میں نے کہا آپ نے کچھ سفر کے متعلق لکھا نہیں ہے۔ جواب میں کہا میں تو خدمت کے لئے گیا تھا۔ اسی کے لئے اپنے آپ کو وقف رکھا آزادانہ نہ کہیں گیا نہ کوئی ملاقات کی۔ اب میں پھر جاؤں گا اور لندن، روم اور غربی مشرقی ملکوں کو دیکھ کر آؤں گا۔ یہ بات انہوں نے جب مجھے کہی۔ وہ اپنے برآمدے میں ایک تہبند باندھے ٹہل رہے تھے۔ اور بدن پسینے میں شرابور غبار آلود تھا۔ دراصل برآمدے سے متصل ایک کوٹھڑی میں کتابیں الٹ پلٹ اور ان کو جھاڑتے پونچھتے باہر نکلے تھے۔ گرمی کا موسم تھا میں نے کہا اخراجات سفر کا اہتمام کئے بغیر یہ عزم؟ کہا اللہ تعالے مسبب الاسباب ہے وہ ضرور ضرور کوئی صورت پیدا کر دے گا۔ چنانچہ آپ پھر تنہا تشریف لے گئے۔ اور آکر سفر نامہ شائع کیا۔ جس سے ان کی دقت نظر اور وسعت معلومات کا ثبوت ملتا ہے۔

ایک بار مجھے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں اپنی اولاد کو مختلف ممالک میں آباد کروں تا وہ اسلام و احمدیت کو وہاں پھیلائیں۔ اور ان کے قائد ثابت ہوں۔ اپنے بڑے فرزند محمود احمد کو مصر بھیج کر بہت مسرور تھے اور بہت کوشش اور صرف زر سے وہاں کا ایک اخبار اسلامی دنیا جاری کرایا۔ بعض وجوہات سے جب وہ واپس آئے تو اس کے دینی شغف اور سلسلہ تالیف و تصنیف خصوصاً سوانح سیدہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے بہت مفتخر تھے۔ چنانچہ اس کی غیر متوقع وفات پر بقیہ خود پورا کیا۔

صبر جمیل

جب وہ فرزند دلبند فوت ہوئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سفر پر تھے ان کی واپسی براہ قادیان کی امید پر ایک دن و رات جنازہ رکھے رکھا۔ مگر حضور تشریف نہ لا سکے۔ میں تعزیت کے طور پر گیا۔ تو برآمدے میں جلد جلد ٹہل رہے تھے میرا بازو پکڑ کر مجھے اندر کمرے میں لے گئے۔ اور نہایت ہی دردناک آواز میں کہا "میری تمناؤں کی آماجگاہ لیٹی ہوئی ہے۔ یہ صحافت آرام کر رہی ہے" میں کچھ کہہ نہ سکا اور مجھے ایک تخت پر بٹھا کر باہر چلے گئے۔ ایک پنڈت جو اکثر ان کے پاس بیٹھا دیکھتا تھا آیا۔ وہ بھرائی آواز میں رونی صورت بنائے کچھ کہنا چاہتا تھا کہ اسے کہا دیکھو پنڈت جی جو خدا نے کیا درست کیا ہرگز ہرگز کوئی شکایت لفظ زبان سے نہ نکلے میں خدا کی رضا پر دل سے راضی ہوں۔ چند غیر احمدی عورتیں محلے کی آگئیں وہ منہ دیکھنے کے لئے کہا۔ آپ نے کہا خبردار جو کوئی کلمۂ شکایت زبان پر لائی اگر آپ ایسا نہیں کر سکتیں تو چلی جاؤ۔ دیکھو اوپر بہت سا عیال ہے کوئی رونے کی آواز آرہی ہے؟

حیدرآباد میں سکونت اور تالیف و تصنیف میں زیادہ مشغولیت

آپ حیدرآباد چلے گئے۔ پہلے بھی وہیں تھے۔ وہاں علاوہ اپنے فرض منصبی کے جماعت احمدیہ کے لئے جو کچھ کر رہے تھے تبلیغ و درس و تدریس وہ تو وہیں کے احباب نشر فرمائیں گے میں تو یہ ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ گذشتہ چند سال سے آپ کی رفتار خدمت گذاری میں بہت تیز ہو گئی تھی۔ اور آپ نے سے

اے بے خبر بخدمت قرآں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

سے متاثر ہوتے ہوئے قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں پر کتاب پر کتاب شائع کی۔ جو نہایت اعلےٰ پایہ کی مفید و دلچسپ اور حامل نکات کثیرہ ہوتی۔ ان بیش بہا معارف و حقائق سے معمور کتب کی فہرست مع حجم اسماء و مضامین آپ کے پوتے عزیز سلیمان خالد سلمہ الاحد ہے شائع کر دیں۔ مگر آپ نے عہد سعادت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حیات کے واقعات بھی ۱۹۰۲ء تک شائع کر دیئے اور مکتوبات بھی اور کئی نادر تحریریں غیر مطبوعہ۔ بھی تب عوام و خواص احباب و اصحاب پر آپ کی علمیت نظر کی وسعت کا اندازہ ہو گا۔ اور سب دیکھیں گے کہ ایک شخص جو نہ کسی یونیورسٹی یا دار العلوم کا تعلیم یافتہ تھا۔ کتنا متبحر علامہ فہامہ ہو گیا تھا۔ غرض آپ کی زندگی ایک آیۃ من آیات اللہ تھی متعنا اللہ اتباعہ۔

تتمہ

آپ نے تاریخ سلسلہ کے متعلق بہت قیمتی یادداشتیں ایک صندوق میں رکھی ہوئی تھیں اور وہ بہت قیمتی ذخیرہ تھا فسادات میں تلف ہو گیا اس کا ان کو سخت رنج تھا۔ بار بار اس کا ذکر فرماتے۔ لاہور میں جب دکن سے ربوہ کے لئے دو بار آئے تو میرا مکان ڈھونڈ کر مجھ سے ملے اور عہد خوشتر کی یاد میں بہت کچھ آبدیدہ ہو کر کہا سنا۔ ام صبیحہ جوان (باقی صفحہ ۶ پر)

لازمی چندہ جات

موجودہ مالی سال کے زائد از سات ماہ گذر چکے ہیں۔ اکثر جماعتوں کی طرف سے نسبتی بجٹ کے مطابق چندہ جات کی رقوم وصول ہو کر مرکز نہیں پہنچ رہیں۔ اس لئے تمام عہدے داران مال سے درخواست ہے کہ وہ گذشتہ سات مہینوں کے بقایا جات وصول کر کے اور آئندہ ہر ماہ باقاعدہ وصولی کرتے ہوئے سو فی صدی بجٹ پورا کرنے کی طرف ابھی سے خاص طور پر توجہ دیں۔

ناظر بیت المال قادیان

خطبہ جمعہ

سورۂ فاتحہ حُسنِ کلام اور طبعی ترتیب کی ایک اعلیٰ مثال ہے

اس سال ہمارے جلسہ سالانہ کو بعض ایسی خصوصیتیں حاصل ہونگی۔ جو پہلے کسی جلسہ کو حاصل نہیں ہوئیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۹ نومبر ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت

اس سال گرمی بھی شدید پڑی ہے۔ اور اب سردی کا موسم آیا تو اس کا بھی یہ حال ہے۔ کہ گزشتہ دو ہفتوں میں اتنی شدید سردی پڑی ہے۔ کہ قوی سے قوی انسان بھی ٹھٹھرا جا رہا ہے۔ میں چونکہ پہلے ہی بیمار ہوں۔ اس لئے موسم کی اس تبدیلی نے میری صحت پر بہت بُرا اثر ڈالا ہے۔ جس کی وجہ سے میرے لئے معمولی خطبہ دینا اور تقریر کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ مگر بہر حال

جمعہ ایک دینی فرض ہے

اور اس کو ادا کرنا ہمارے لئے ضروری ہے! اس لئے میں آگیا ہوں۔

میں نے ابھی سورۂ فاتحہ پڑھی ہے۔ اس صورت میں جو تمام اہم مضامین کی جامع ہے۔ اللہ تعالیٰ کی چار صفات کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ ایاک نعبد وایاک نستعین یعنی اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں۔ مجھے بچپن سے قرآن کریم کا درس دینے کا شوق رہا ہے۔ میری عادت تھی۔ کہ میں دوستوں کو جمع کر لیتا۔ اور ان سے کہتا۔ کہ قرآن کریم کے متعلق مجھ سے کوئی سوال کرو۔ اور جب وہ سوال کرتے۔ تو میں انہیں جواب دیا کرتا تھا۔ ان سوالوں میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ الحمد للّٰہ رب العالمین سے لے کر مالک یوم الدین تک۔ تمام صیغے غائب کے رکھے گئے ہیں جس سے

معلوم ہوتا ہے

کہ گویا خدا تعالیٰ انسان کی نظروں سے اوجھل ہے۔ اور وہ اس کی تعریف کر رہا ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے۔ الحمد للّٰہ رب العالمین۔ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس فقرہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ انسان کے سامنے نہیں۔ بلکہ غائب ہے۔ الرحمٰن الرحیم وہ بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اس میں بھی خدا تعالیٰ کا وجود غائب ہے۔ پھر کہتا ہے۔ مالک یوم الدین وہ جزا سزا کے وقت کا مالک ہے۔ اس فقرہ میں بھی غائب کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے معاً بعد ایاک نعبد وایاک نستعین آ جاتا ہے جس میں انسان خدا تعالیٰ کو اس طرح مخاطب کرتا ہے۔ کہ گویا وہ اس کے سامنے کھڑا ہے اور وہ اس کے سامنے کھڑا ہے۔ اور وہ اس سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔ یہ عبارت بظاہر بے جوڑ معلوم ہوتی ہے۔ اور بادی النظر میں یہ طریق حسنِ کلام کے خلاف دکھائی دیتا ہے۔ میں نے اس سوال کا یہ جواب دیا۔ کہ طریق حسنِ کلام کے خلاف نہیں۔ بلکہ

حسنِ کلام کی ایک اعلیٰ مثال

ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک کسی چیز کی کامل معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ وہ انسان کی نظروں سے اوجھل ہوتی ہے۔ چونکہ الحمد للّٰہ رب العالمین کہنے سے پہلے انسان کو خدا تعالیٰ کی کامل معرفت حاصل نہیں تھی اس لئے الحمد للّٰہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین میں غائب کے صیغے استعمال کئے گئے ہیں۔ گویا انسان خدا تعالیٰ سے کہتا کہ اے خدا میں نے ابھی تک تجھے پہچانا نہیں۔ صرف میرے کان میں یہ آواز آئی ہے۔ کہ کوئی خدا ہے جو رب العالمین ہے۔ رحمٰن ہے رحیم ہے مالک یوم الدین ہے۔ لیکن جب الحمد للّٰہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین پر غور کرنے کے بعد اسے

خدا تعالیٰ کا جلوہ

نظر آنے لگتا ہے۔ تو بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ ایاک نعبد وایاک نستعین اے خدا میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں۔ اور تجھ سے ہی مدد طلب کرتا ہوں۔ کیونکہ میں نے تجھے دیکھ لیا ہے۔ پہلے میں تجھے وہ وہ کرکے بلاتا تھا اب میں تجھے تُو تُو کرکے بلاتا ہوں۔ پہلے میں نے تجھے دیکھا نہیں تھا۔ لیکن اب میں تجھے دیکھ چکا ہوں۔ اور تیری معرفت بڑھ چکی ہے اس لئے اب میں تجھے براہِ راست مخاطب کرتا ہوں۔ اور تجھ سے امداد طلب کرتا ہوں غرض قرآن کریم نے ان آیات میں

ایک طبعی ترتیب رکھی ہے

سورۂ فاتحہ کی پہلی آیتوں میں غائب کے صیغے استعمال کئے۔ کیونکہ اس وقت تک خدا تعالیٰ کی معرفت تامہ مومن کو حاصل نہیں تھی لیکن جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اس کی

جستجو کامل ہوگئی

اور خدا تعالیٰ اسے نظر آنے لگ گیا۔ تو بے اختیار اس کے منہ سے نکلا کہ اے خدا میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں۔ اور تجھ سے ہی مدد طلب کرتا ہوں۔ اب تو غائب نہیں رہا۔ بلکہ اب تو مجھے اپنی روحانی آنکھوں سے نظر آنے لگ گیا ہے۔ اور جب میں نے تجھے دیکھ لیا ہے تو اب تجھے "وہ" سے خطاب نہیں کر سکتا بلکہ "تُو" سے ہی خطاب کروں گا۔ کیونکہ

تیری معرفت کاملہ

حاصل ہو جانے کی وجہ سے تیری محبت میرے دل میں گھر کر گئی ہے۔ اور چونکہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین کی صفات نے مجھے بتا دیا ہے کہ تجھ میں ہی مدد دینے کی طاقت ہے اور جب تک وہ مدد نہ آئے گی۔ میں کامیاب نہیں ہو سکتا اس لئے اب میں تجھ سے ہی مدد کا طلبگار ہوں۔ جب تک مجھے کامل معرفت نہیں ہوئی تھی۔ میں سمجھتا تھا کہ میری مدد کرنے والا کوئی نہیں لیکن اب مجھے پتہ لگ گیا ہے کہ تیری ہستی دنیا میں موجود ہے۔ اور تو بڑی طاقتوں والا ہے اس لئے اب میں

تیری ہی عبادت کرتا ہوں

اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتا ہوں۔ ایاک نعبد درحقیقت الحمد للّٰہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم کے مقابلہ میں رکھا گیا ہے اور ایاک نستعین مالک یوم الدین کے مقابلہ میں ہے۔ کیونکہ عبادت دنیا میں ہوتی ہے دنیا میں انسان میں طاقت ہوتی ہے کہ وہ کوئی کام کرے۔ اس لئے وہ کہتا ہے اے خدا میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں تاکہ اس کے نتیجہ میں

تیری رضا حاصل ہو

لیکن مالک یوم الدین میں آخرت کا ذکر ہے اس لئے مالک یوم الدین کے مقابلہ میں وہ ایاک نعبد نہیں کہہ سکتا تھا۔ کیونکہ عبادت کا وقت تو گذر گیا۔ اور وقت وہ آگیا جو جزا سزا کے لئے مقرر تھا۔ اس لئے اس کے مقابلہ میں وہ کہتا ہے کہ ایاک نستعین اے خدا ہمارے کام کا زمانہ گذر گیا ہے۔ اب ہم دنیا میں نہیں رہے۔ جہاں کام کی طاقت ہم میں پائی جاتی تھی۔ بلکہ ہم مر گئے ہیں۔ اور تیرے سامنے حاضر ہیں۔ اس لئے

ہم تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں

درد درخواست کرتے ہیں کہ تو ہم پر رحم فرما۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ جب کافر جہنم کی تکلیف کو برداشت نہیں کر سکیں گے۔ تو وہ خدا تعالیٰ سے کہیں گے کہ اے خدا تو ہمیں اس آگ سے نکال لے۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ آئندہ ہم ہمیشہ نیک اعمال بجا لائیں گے۔ اور کبھی تیری نافرمانی نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہی جواب دے گا۔ کہ کیا ہم نے اس سے پہلے تمہیں دنیا میں ایک لمبی عمر عطا نہیں کی تھی پھر تم نے اس وقت کیوں کوئی نیک کام نہ کیا۔ اب یہ عمل کی جگہ نہیں۔ عمل کی جگہ دنیا تھی۔ اب تم اپنے

بد اعمال کا نتیجہ بھگتو

غرض رب العالمین اور الرحمان الرحیم کا تعلق چونکہ دنیوی زندگی سے تھا۔ اس لئے انسان کہتا ہے کہ ایاک نعبد اے ہمارے رب ابھی ہم دنیا میں زندہ موجود ہیں۔ ہم میں عمل کی طاقت ہے۔ اور ہم اعمال کے ذریعہ تیری مدد کو کھینچ سکتے ہیں۔ اس لئے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ مگر جب وہ وقت گذر گیا اور یوم الدین کا زمانہ آگیا تو وہ کہتا ہے۔ اے خدا دنیا سے ہم گئے۔ جو عمل کی جگہ تھی اور ہم واپس بھی نہیں جا سکتے۔ کیونکہ تیرا قانون ہے کہ مردے واپس دنیا میں دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتے۔ اب ایک ہی صورت ہے کہ تو ہی مدد فرما۔ تاکہ ہم عذاب سے بچ جائیں۔ غرض یہ مضمون ہے جو اس صورت میں بیان کیا گیا ہے یہ سورت نہایت مختصر یعنی صرف سات آیات کی سورت ہے۔ لیکن اس میں بڑے بڑے مطالب اور عجائب بیان کئے گئے ہیں۔

ہمارا جلسہ سالانہ

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل قریب ہے۔ میں نے پچھلے جمعہ میں تحریک کی تھی کہ ربوہ والے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے اپنے مکانات دیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جہاں اہلِ ربوہ کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ مہمانوں کی خدمت کریں اور ان کی رہائش کے لئے مکانات دیں۔ وہاں باہر سے آنے والوں کا بھی فرض ہے کہ وہ اہلِ ربوہ کی اس قربانی کی قدر کریں۔ جو وہ کیا کر رہے ہیں۔

یہ جلسہ سالانہ بڑی خصوصیتوں والا ہے

کیونکہ اس جلسہ پر خدا تعالیٰ کے فضل سے سارے قرآن کی ایک مکمل لیکن مختصر تفسیر شائع ہو جائے گی۔ حدیث کے متعلق بھی ایک کتاب شائع ہو جائے گی۔ اسی طرح اور بھی بعض شائع ہوں گی۔ اس کے علاوہ اس موقعہ پر جیسا کہ میں اعلان کر چکا ہوں ایک نئی قسم کا وقف جماعت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ یہ ساری خصوصیتیں ایسی ہیں۔ جو پہلے کسی جلسہ میں نہیں ہوئیں۔ اس لئے دوستوں کو

کثرت کے ساتھ آنے کی کوشش کرنی چاہیئے

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خود آکر میری زبان سے باتیں سننا گھر میں بیٹھ کر اخبار میں تقریریں پڑھنے کی نسبت بہت زیادہ بابرکت ہے۔ بہر حال جہاں ربوہ والوں نے سارے سال کے لئے اپنے آپ کو مرکز کیلئے قربان کیا ہے۔ اور یہاں آکر بس گئے ہیں۔ وہاں باہر والوں کو بھی چاہیئے کہ وہ جلسہ سالانہ پر ربوہ آئیں۔ اور اگر سارا سال وہ وقف نہیں کر سکتے تو تین دن تو ربوہ کے لئے وقف کریں۔ اگر کوئی شخص سارا سال ربوہ میں نہیں رہا۔ تو کم از کم تین دن کے لئے تو وہاں آجائے۔ ورنہ جو شخص تین دن بھی مرکز کے لئے وقف نہیں کرتا اس کی زندگی کا کیا فائدہ؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر آنے کی دوستوں کو تحریک کی۔ تو بڑے درد سے فرمایا کہ

"مبالغین محض للہ سفر کر کے آویں۔ اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں کیونکہ موت کا اعتبار نہیں۔"

(اشتہار التوائے جلسہ ۷ دسمبر ۱۸۹۳ء)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی رضی اللہ عنہ کی وفات

پر

روزنامہ الفضل کا خصوصی مقالہ

احباب جماعت تک یہ افسوسناک خبر پہنچ چکی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم اور مخلص صحابی سلسلہ احمدیہ کے پُرجوش خادم اور جماعت کے نامور مورخ اور صحافی اول حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مورخہ ۵ر دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعہ سکندر آباد دکن (انڈیا) میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان خوش قسمت اور مبارک وجودوں میں سے تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسیح پاک کے آسمانی مشن کی تکمیل کے لئے ابتدائی ایام میں فدائیت کے رنگ میں رنگین ہو کر فدما بجالانے کا شرف بخشا۔ اور جن کے اخلاص و عقیدت اور فداکاری و جوش خدمت پر آسمان کے فرشتے بھی جزاکم اللہ کہہ اُٹھے۔ اس گروہ مخلصین میں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خاص نوع کی خدمات بجالانے کے لئے چنا تھا۔ آپ نے ان خدمات کی بجا آوری کا وہ حق ادا کیا کہ مسیح پاک علیہ السلام کے طفیل آپ کی یہ خدمات اور ان کا تذکرہ بھی ہمیشہ زندہ رہے گا۔ یہ خدمات دین حق کی حمایت میں سلسلہ احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار جاری کرنے اسے کامیابی کے ساتھ چلانے اور پھر اس میں سلسلہ احمدیہ کے نہایت اہم دور کی تاریخ کو محفوظ کرنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ سلسلہ کی تاریخ اور مسیح پاک علیہ السلام کے ملفوظات اور کلمات طیبات کو تمام زمانوں کے لئے محفوظ کر دینے کا کام وہ عظیم کارنامہ ہے۔ جو بلاشبہ آنے والی نسلوں پر احسان عظیم کا درجہ رکھتا ہے۔ نسلاً بعد نسلٍ لوگ آپ کی ان خدمات اور ان کے ذریعہ رونما ہونے والے کارنامے پر [illegible] فخر کرتے رہیں گے۔

سلسلہ احمدیہ کے سب سے پہلے اخبار کا اجراء

جب ۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دینی ضرورتوں کے پیش نظر اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ سلسلہ کی طرف سے ایک اخبار جاری کیا جائے۔ تو حضور علیہ السلام نے اخبار کے اجراء اور سلسلہ کی دیگر ضرورتوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنے احباب کو پورے جذبہ و جوش کے ساتھ خدمات بجالانے کی طرف ان الفاظ میں توجہ دلائی۔

"اے مردان دین کوشش کرو کہ یہ کوشش کا وقت ہے اپنے دلوں کو دین کی ہمدردی کے لئے جوش میں لاؤ۔ کہ یہی جوش دکھانے کے دن ہیں اب تم خدا تعالیٰ کو کسی اور عمل سے راضی نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ دین کی ہمدردی سے۔ سو جاگو اور اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ اور دین کی ہمدردی کے لئے وہ قدم اٹھاؤ۔ کہ فرشتے بھی آسمان پر جزاکم اللہ کہیں۔ اس سے مت غمگین ہو کہ لوگ تمہیں کافر کہتے ہیں۔ تم اپنا اسلام خدا تعالیٰ کو دکھلاؤ اور اسی جھکو کہ بس فدا ہی ہو جاؤ۔"

(اشتہار منسلکہ آئینہ کمالات اسلام)

اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے صحابہ کرام میں سے ایک پُرجوش نوجوان نے دل میں عزم کیا کہ جہاں تک اخبار کے اجراء کا تعلق ہے مسیح پاک علیہ السلام کی اس خواہش کو پورا کرنے کا شرف وہ حاصل کرے گا۔ یہ باہمت نوجوان حضرت عرفانی الاسدی رضی اللہ عنہ ہی تھے۔ آپ نے ۱۸۹۷ء میں الحکم کے نام سے ایک ہفتہ وار اخبار جاری کیا۔ اگرچہ مالی ذمہ داری کے لحاظ سے یہ آپ کی انفرادی ہمت کا نتیجہ تھا۔ تاہم یہ جماعت کا اخبار تھا۔ اور جماعت کی عمومی نگرانی کے ماتحت تھا۔ اس کے ذریعہ جماعت کی ایک اہم ضرورت پوری ہوئی۔ اس اخبار کے ذریعہ حضرت عرفانی الاسدی رضی اللہ عنہ نے جو مہتم بالشان خدمات سرانجام دیں۔ ان پر مسیح پاک علیہ السلام نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے الحکم کو جماعت کا ایک بازو قرار دیا۔ آپ کی ان خدمات کا اندازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس والا نامہ سے بھی لگایا جا سکتا ہے

پس تم بھی
جلسہ سالانہ کے موقعہ
پر آؤ
اور جلسہ میں شامل ہو کر اس سے فائدہ حاصل کرو اور ملاقات کر لو۔ کیونکہ پتہ نہیں کہ پھر بعد میں ملاقات کا کوئی موقعہ میسر آیا نہ آئے۔

جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۴ء کے اوائل میں الحکم کے دوبارہ اجراء کے موقعہ پر آپ کو ارسال کیا۔ اس میں حضور نے تحریر فرمایا:۔

"الحکم سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے۔ اور جو موقعہ خدمت کا اسے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری زمانہ میں اسے اور بدر کو ملا ہے۔ وہ کروڑوں روپیہ خرچ کر کے بھی اور کسی اخبار کو نہیں مل سکتا۔

میں کہتا ہوں کہ الحکم اپنی ظاہری صورت میں زندہ رہے یا نہ رہے لیکن اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ سلسلہ کا کوئی مہتم بالشان کام اس کا ذکر کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ تاریخ سلسلہ کا حامل ہے۔"

(الحکم ۱۴ر جنوری ۱۹۳۴ء)

بقول حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عرفانی الاسدی رضی اللہ عنہ ان مبارک وجودوں میں سے تھے جس کے ذریعہ اس زمانہ میں جبکہ آسمان زمین کے قریب تھا۔ خدا کے آسمان نے نئی آسمانی بارش بہت ہی کام لیا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سر صبح یا در بار شام ہی البتگان دامن کو اپنے کلام فیض ترجمان سے مستفیض فرمانے تھے۔ اس وقت حضرت عرفانی الاسدی رضی اللہ عنہ کا قلم ہر لفظ کو صفحۂ قرطاس پر تیزی سے ضبط تحریر میں لا کر ان بیش بہا خزائن کو تمام زمانوں کے لئے محفوظ کر لیتا تھا اور پھر وہ خزائن الحکم کی زینت بن کر ایک عالم کی روحانی تشنگی دور کرنے کا موجب بنتے تھے اور ہمیشہ بنے رہیں گے۔

(بحوالہ الحکم ۱۴ر جنوری ۱۹۳۴ء)

مختصر حالات زندگی

حضرت عرفانی الاسدی رضی اللہ عنہ کو بالکل عنفوان شباب میں لدھیانہ کے مقام پر بیعت اولیٰ کے دنوں میں مسیح پاک علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر رہ کر حضور کے وصال تک برابر خدمات بجالاتے رہے۔ الحکم کے ذریعہ سلسلہ کا ریکارڈ تاریخ حضور کے ملفوظات، خطبات اور وحی الٰہی کو محفوظ اور شائع کرنے کا فخر حاصل کیا۔ مزید براں حضور کے اکثر سفروں میں ساتھ رہے۔ بہت سے معاملات جو مرزا نظام الدین صاحب و مرزا امام الدین صاحب سے طے کرنے کے قابل ہوتے تھے وہ آپ کے ذریعے طے ہوتے رہے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کے پہلے ہیڈ ماسٹر ہوئے۔ صدر انجمن کے اسسٹنٹ سیکرٹری بھی رہے۔ صدقات کمیٹی کے سیکرٹری کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ مقدمات کے سلسلہ میں مولوی کرم دین جیسے کو آپ نے [illegible]

(باقی صفحہ ۶ پر)

انگلستان میں تبلیغ اسلام

بی بی سی ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر مسجد کا تعارف۔ پندرہ روزہ لیکچروں کا سلسلہ

طلبہ میں تبلیغ، روٹری کلبوں میں اسلام پر تقاریر۔ مفت لٹریچر کی اشاعت

(از مکرم مبارک احمد صاحب ساقی)

عرصہ زیر رپورٹ میں بی بی سی کے نمائندے نے امام مسجد لندن مکرم جناب مولود احمد خاں صاحب سے ایک ملاقات کی اور بعد میں اس نے آپ کے اس انٹرویو کو ریڈیو پر "نیوز ریل" کے پروگرام پر نشر کیا ہے۔ ذیل میں اس کا خلاصہ اردو میں پیش کیا جاتا ہے۔ پروگرام ان الفاظ سے شروع ہوا۔

"جب آپ ساؤتھ فیلڈز جائیں۔ تو آپ کو ٹرین میں سے ایک سبز گنبد والی مشرقی طرز کی عمارت دکھائی دے گی۔ یہ عمارت مسلمانوں کے ایک فرقے جماعت احمدیہ کی مسجد ہے۔ جو مسجد لندن کے نام سے موسوم ہے۔ آج ہم اسلام کے متعلق اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کی غرض سے امام مسجد لندن کا جو مسجد کے قریب ہی ایک مکان میں رہائش پذیر ہیں انٹرویو نشر کرتے ہیں:۔

سوال:۔ جناب! یہ مسجد کب تعمیر کی گئی تھی؟

جواب:۔ مسجد کا سنگ بنیاد آج سے ۳۲ سال قبل ۱۹۲۴ء میں رکھا گیا تھا۔ جب کہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ویمبلے کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن تشریف لائے۔ اس کی تکمیل ۱۹۲۶ء میں ہوئی۔

سوال:۔ میں اضافہ علم کی خاطر یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ انگلینڈ کے عیسائی نظام کی طرح آپ کے مذہب میں بھی بعض ممنوعات پائی جاتی ہیں؟

جواب:۔ اسلام شراب نوشی اور سؤر کے گوشت کو قطعی طور پر حرام قرار دیتا ہے اس کے علاوہ بعض شرائط کے ساتھ دیگر ممنوعات بھی ہیں

سوال:۔ کیا سوشل نظام میں اسلام کے نزدیک عورتوں اور مردوں کا آزادانہ اختلاط جائز ہے؟

جواب:۔ اسلام ایک ارفع قسم کا سوشل نظام قائم کرنا چاہتا ہے۔ معاشرے کو خرابیوں سے محفوظ رکھنے اور عائلی زندگی کو پرسکون اور آرام دہ بنانے کے لئے ضروری ہے کہ دونوں جنسوں کا آزادانہ اختلاط نہ ہو کیونکہ اس سے بعض ایسے نقائص پیدا ہوتے ہیں جو ایک صحت مند معاشرے کو پروان چڑھانے کے حق میں بہت مضر ثابت ہوتے ہیں۔

سوال:۔ آپ لوگ جو نماز پڑھتے ہیں اس کا مقصد کیا ہے؟

جواب:۔ نماز کا مقصد خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنا اور اس کی عبادت کرنا ہے

سوال:۔ نماز دن میں کتنی بار پڑھی جاتی ہے؟

جواب:۔ نماز دن میں پانچ وقت پڑھی جاتی ہے۔ لیکن بعض وجوہات کی بنا پر بعض اوقات کی نمازیں جمع بھی کی جاسکتی ہیں۔ اگر ان وجوہات کی موجودگی میں کسی دن نمازیں جمع کرنی پڑیں تو پھر نماز دن میں تین دفعہ ادا کرنی ہوگی۔

سوال:۔ کیا ایک مبلغ اسلام شادی کرسکتا ہے؟

جواب:۔ اسلام رہبانیت کا قائل نہیں ہے۔ اسی طرح اسلام میں اس قسم کی پاپائیت کا وجود نہیں ہے جسے آپ لوگوں کی اصطلاح میں ordained priest-hood کہتے ہیں۔ جو مذہبی امور بالعموم ایک مسلمان مبلغ بجالاتا ہے۔ مثلاً نمازوں میں امامت کرانا۔ نکاح پڑھنا جنازہ کی نماز پڑھانا وغیرہ یہ سب امور ایک مسلمان بھی سرانجام دے سکتا ہے بشرطیکہ متفق الرائے مسلمان جس کو بھی کسی لحاظ سے اپنے میں بزرگ خیال کریں۔ وہ اس کے پیچھے کھڑے ہوکر نماز ادا کرسکتے ہیں۔

سوال:۔ کیا آپ دوسرے چرچوں یعنی عیسائیوں اور یہودیوں کی عبادت گاہوں میں جاسکتے ہیں؟

جواب:۔ معلومات حاصل کرنے کی غرض سے گرجاؤں وغیرہ میں جانا ہرگز منع نہیں ہے۔ جب سے میں یہاں آیا ہوں بیس کے قریب گرجاؤں میں جاچکا ہوں۔ اسلام میں ایسی کوئی ممانعت نہیں ہے اسلام غور و فکر سے کام لینے اور غیر مذاہب کی تعلیمات کا مطالعہ کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

ٹیلی ویژن پر تعارف

ماہ جون میں بی بی سی ٹیلی ویژن نے ایک پروگرام Meet Me in London دکھایا۔ جس میں لندن میں مقیم پاکستانی باشندوں کے طرز رہائش، مذہبی تہوار اور دیگر رسومات بھی پیش کی گئیں مسلمانوں کی مذہبی مساعی کے ضمن میں بی بی سی نے لندن مسجد میں عید کی تقریب کا نظارہ دکھایا اولاً عید پڑھنے کے لئے باہر سے آنے والے مہمان دکھائے گئے۔ بعدہ نماز عید اور امام صاحب کو خطبہ دیتے ہوئے دکھایا اور خطبہ کے بعض اقتباسات بھی سنائے اور عید کے اختتام پر مہمانوں کو کھانا کھلانے کے بعض مناظر بھی پیش کئے

پندرہ روزہ لیکچر

بفضل خدا عرصہ زیر رپورٹ میں پندرہ روزہ لیکچر باقاعدگی سے ہوتے رہے۔ جن میں جماعت کے احباب کے علاوہ غیر مسلم دوستوں نے بھی شرکت کی۔ اور مبلغ اسلام جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ کا لیکچر حیاۃ الآخرۃ خاص دلچسپی سے سنا گیا۔

اس کے علاوہ روٹری کلب کے ایک دوست مسٹر J. L. HACKET نے The Philosophy of Evolution کے موضوع پر ایک لیکچر دیا۔ بہت سے دوستوں نے سوالات بھی کئے۔

مسٹر Hacket نے دوسری دفعہ مذہب کے خلاف تقریر کی۔ اور یہ ظاہر کیا۔ کہ مذہب کی پیروی کی کوئی ضرورت نہیں۔ ان کے جواب میں مکرم میر عبد السلام صاحب نے ایک مبسوط تقریر فرمائی اور دلائل قویہ سے مسٹر Hacket کے خیالات کی تردید کی۔

مقررین کے بعد حاضرین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

چوہدری اعجاز نصر اللہ خاں صاحب کا لیکچر

پندرہ روزہ لیکچر کے ضمن میں مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خاں صاحب کی تقریر Common Sense Approach To Religion خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اس روز میٹنگ کی صدارت جناب ڈاکٹر عبد السلام صاحب ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ امپیریل کالج آف سائنس، لندن نے کی۔ چوہدری صاحب موصوف نے دلائل پیش کرکے یہ ثابت کیا کہ ہماری عقل ہمیں اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ ہم یہ تسلیم کریں کہ اس دنیا کا کوئی خالق ہے۔ جو اس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وہ دن نزدیک ہیں جب سچائی کا آفتاب مغرب سے چڑھیگا

"وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں۔ اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی۔ مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دیگا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے۔ اور نہ کسی بندوق سے۔ بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۸)

نظام کو پکار رہا ہے۔ مذاہب کی تعلیمات کا موازنہ کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ جہاں تک عقلی دلائل کا تعلق ہے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو ہماری توقعات کو پورا کرتا ہے۔

طلباء میں تبلیغ

وانڈزورتھ سکول کے جونیئر طلباء کی تیس افراد پر مشتمل ایک پارٹی مسجد میں آئی۔ اولاً طلباء کو مسجد دکھائی گئی۔ بعدہٗ امام صاحب نے مشن ہاؤس میں بچوں کے سامنے سلیس زبان میں اسلامی تعلیمات کو پیش کیا۔

لیکچر کے اختتام پر بچوں نے بہت سے سوالات کئے۔ انہی دنوں یہاں کے اخبارات میں ایک سکھ کا واقعہ زیر بحث تھا۔ جسے لنڈن ٹرانسپورٹ نے محض اس لئے ملازمت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ کہ اس کے سر پر پگڑی تھی۔ اس پر اس سکھ دوست نے گورنمنٹ کو بطور پروٹسٹ خط لکھا کہ پگڑی پہننا میرے مذہب کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے میں اسے نہیں اتار سکتا۔ اس پروٹسٹ کے بعد اسے ملازمت مل گئی۔ ایک بچے نے سوال کیا کہ کیا آپ کے مذہب میں پگڑی پہننا ضروری ہے؟ ایک نے پوچھا کہ مسجد میں بیل بوٹے اور کرسیاں کیوں نہیں رکھی گئیں۔ غرضیکہ یہ پروگرام بہت ہی دلچسپ رہا۔

نائیجیرین طلباء کی مسجد میں آمد

خاکسار نے مختلف نائیجیرین طلباء سے مل کر اپنے مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ ماہ جولائی میں نائیجیرین طلباء کی ایک پارٹی مشن ہاؤس آئی۔ اس موقعہ پر طلباء نے احمدیہ جماعت کے عقائد کے متعلق تفصیلات پوچھیں اور عیسائیت کے متعلق بعض سوالات دریافت کئے۔ یہ سوال و جواب تقریباً تین گھنٹہ تک جاری رہے۔ اور سبھی طلباء نے اس تاثر کا اظہار کیا کہ ان کا مسجد میں آنا ان کے علم میں بہت اضافہ کا باعث ہوا ہے۔

کلبوں میں تقاریر

مکرم مولود احمد خاں صاحب امام مسجد لنڈن نے عرصہ زیر رپورٹ میں تقریباً بارہ روٹری کلبوں میں تقاریر کیں۔ تمام تقاریر بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہیں۔ ان تقاریر کے نتیجہ میں اب بعض دوسری کلبوں کی طرف سے بھی ایسے دعوت نامے موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں امام صاحب سے اسلام کے متعلق تقریر کرنے کی استدعا کی گئی ہے۔

لٹریچر کی تقسیم

ذاتی خط و کتابت کے علاوہ بہت سے متلاشیان حق کو مفت لٹریچر بھجوایا گیا جس کے نتائج بفضلِ خدا بہت مفید ہے۔ بمبئی سے ایک دوست نے خط لکھا کہ مجھے پچھلے دنوں کشمیر جانے کا اتفاق ہوا۔ سرینگر میں انہیں ایک قبر دکھائی گئی جسے مسیح علیہ السلام کی قبر کہا جاتا ہے۔ وہاں انہیں ایک پمفلٹ دیا گیا جو لنڈن مسجد کی طرف سے شائع شدہ ہے۔ اور اس میں لکھا گیا ہے کہ مزید معلومات کے لئے لنڈن مسجد کو لکھا جائے۔ اس خط کے جواب میں صاحب موصوف کو لٹریچر بھجوایا گیا۔ اب انہوں نے جواباً لکھا ہے۔ کہ آپ کے پیش کردہ دلائل بالکل بجا ہیں۔ لیکن بہتر ہوگا کہ قبر کو کھود کر دیکھا جائے اور اس طرح مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں یہ دوست بجلی کی ایک کمپنی میں بہت اہم پوسٹ پر متعین ہیں۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی رضؓ کی وفات

(بقیہ صفحہ ۴)

کے مقدمہ میں سزا ہوئی تھی جس سے وہ بری نہ ہو سکا ان مقدمات کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا کہ اِنَّ اللّٰہ مع الذین اتقوا وھم محسنون۔ چنانچہ اس الہام میں آپ بھی شامل تھے۔ خلافت ثانیہ کے مبارک عہد میں بھی آپ کو خدمات بجالانے کے مواقع بکثرت میسر آئے ۱۹۲۴ء میں ومبلے کانفرنس کے موقع پر آپ کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی معیت میں یورپ کے سفر پر جانے کا شرف حاصل ہوا۔ چنانچہ افتتاح مسجد لنڈن کے موقع پر آپ وہیں موجود تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بالخصوص حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے آپ کو بے حد محبت و عقیدت تھی ....

...... آپ کے فرزند مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم کی روایت کے بموجب آپ نے بارہا وصیت کے طور پر اپنی اولاد کو تاکید فرمائی۔ کہ اختلافات میں اس اصل کو پکڑے رکھنا جدھر اہل بیت ہوں اس طرف تم ہونا۔ کیونکہ خدا نے ان کو اپنی معیت کا وعدہ دے رکھا ہے۔ جیسے انی معک و مع اھلک (بحوالہ مرکز احمدیت۔ قادیان ۳۲۴)

تالیف و تصنیف

صحافت کے علاوہ تفسیر قرآن اور تالیف و تصنیف کے کام کے ساتھ بھی آپ کو بے حد شغف تھا۔ جو تا دم آخر جاری رہا عرصہ دراز سے آپ سکندر آباد دکن میں رہائش پذیر تھے۔ چنانچہ وہاں بھی پیرانہ سالی اور ضعف کے باوجود آپ وفات تک دینی اور تبلیغی کتب تصنیف کرنے میں معروف رہے۔ آپ نے درجنوں کی تعداد میں کتابیں تصنیف فرمائیں۔ اس طرح آپ نے نہایت قابل قدر لٹریچر اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ آپ کی بعض تصنیف کردہ کتب کو سلسلہ کے لٹریچر میں تاریخی لحاظ سے بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ آپ کی کتب میں سے مکتوبات احمدیہ۔ حیات النبیؐ حیات احمدؑ۔ سیرت مسیح موعودؑ۔ آئینہ حق نما۔ خلافت محمودہ۔ مصلح موعود۔ احکام القرآن۔ تاریخ القرآن۔ حکمۃ القرآن فی آیات القرآن۔ البیان فی اسلوب القرآن اعجاز القرآن ماثبت بالقرآن۔ رحمۃ للعالمین فی کتاب مبین۔ کتاب الصیام۔ کتاب الحج۔ کتاب الزکوٰۃ اور اسی سلسلہ کی دوسری کتابیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

صحافت احمدیہ کے دو اولین خادم

الغرض مسیح پاک علیہ السلام کا وہ بزرگ حواری جس کی خدمات کا ریکارڈ نہایت شاندار اور آنے والی نسلوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ جو مفلسی میں مستغنی اور حالتِ غنا میں درویش صفت تھا۔ خدمتِ دین اور خدمتِ سلسلہ کے لحاظ سے ایک کامیاب زندگی کے گذارنے کے بعد اندازاً ۹۴ سال کی عمر میں داعئ اجل کو لبیک کہتے ہوئے مولائے حقیقی کے پاس حاضر ہو گیا۔

۱۹۵۷ء کا سال جہاں احمدیت کی روز افزوں ترقی کے لحاظ سے ہمارے لئے خوشیوں کا سال ہے وہاں اس میں مقدرات الٰہی کے تحت ہمیں کچھ صدمات بھی اٹھانے پڑے ہیں۔ خوشیوں کے ضمن میں اس سال مسجد ہمبرگ کا افتتاح عمل میں آیا مشرقی افریقہ میں مسجد اسلام تعمیر ہوئی بعض نئے علاقوں میں تبلیغ کی راہیں کھلیں "تفسیر صغیر" کی شکل میں ہمیں علوم و معارف قرآنی کا وہ بیش بہا خزانہ ملا کہ جس پر ہم جس قدر بھی اللہ تعالےٰ کا شکر بجالائیں کم ہے۔ مزید برآں اور کئی اہم امور ہیں جن کی تکمیل بفضلہ تعالےٰ جلسہ سالانہ تک متوقع ہے۔ پھر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی اور نکاح کی تقاریب بھی ہمارے لئے خوشی اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں۔ ان خوشیوں کے ساتھ ساتھ اس سال کے اوائل اور آخر میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو نہایت قدیم مخلص اور بلند پایہ صحابیوں کی وفات کا صدمہ اٹھانا پڑا ہے۔ اس سال ماہ جنوری میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس جہانِ فانی سے کوچ کر کے اپنے محبوب حقیقی کے پاس حاضر ہو گئے۔ اور اس سال کے آخر یعنی ماہ رواں میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدیؓ نے داعی اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ دونوں صحافت احمدیہ کے بانیوں میں سے تھے اور انہیں اپنی خدمات کے لحاظ سے صحابہ میں ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ بدر کے ایڈیٹر تھے۔ اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الحکم کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان دونوں اخباروں کو جماعت کے دو بازو کہہ کر یاد فرمایا کرتے تھے۔

ادارہ الفضل حضرت عرفانی الاسدیؓ کی وفات پر آپ کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان ہر دو بزرگ صحابیوں کو اپنے خاص قرب سے نوازے اور ان کے درجات ہر آن بلند ہوتے رہیں نیز وہ ان کی اولادوں اور تمام احباب جماعت اور آنے والی نسلوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے ہوئے۔ اسی جذبہ و جوش کے ساتھ خدمتِ دین کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللھم ارحمھما وارفع مقامھما فی العلیین۔

حضرت عرفانی الاسدی رضی اللہ عنہ

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

کی استانی رہیں ان کو ہر خط میں سلام و دعا لکھتے محترم بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی سے بہت گہرے تعلقات اخوت تھے۔ ان سے بہت سے حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔ میں نے ان کو کئی بار تحریک کی کہ آپ تو ہندی ہیں آ رہے اس لئے اپنے مکان کو میں اور خود مع عیال اسے آباد کریں۔ نگران کے ساعی غالباً کامیاب صورت میں بار آور نہ ہو سکے۔ ایک بات کا ذکر اپنے مقام پر نہیں آیا وہ یہ کہ آپ نہایت سادہ زندگی بے تکلف زندگی بسر کرتے تھے مجھے یاد ہے کہ ایک لمبا سا کرتہ ٹخنوں تک پہنے ایک سخت مزاج ڈپٹی کمشنر سے کھڑے کھڑے مخاطب ہو کر بآواز بلند اسے جماعت حق کی طرف متوجہ کیا۔ برآمدے میں ایک ٹوٹی پھوٹی آرام کرسی دن رات پڑی رہتی تھی اسکے بازو چوڑے اور لمبے تھے۔ اس پر ایک دوات پڑی رہتی اور ہولڈر دو چار پیسے کا جب اس کا خانہ نب کو سنبھال نہ سکا تو دھاگا باندھ دیا اسی سے کام چلاتے رہے جامنوں رنگ دوات میں گھول رکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود بھی اسی رنگ سے لکھا کرتے تھے۔ یہ چلنے میں بہت رواں تھا۔ ایک دفتی پاس پڑی رہتی جو ایک طرف سے چھپے ہوئے فارموں یا اشتہاروں والی ہوتی۔ جب کاتب آکر مضمون مانگتا۔ تو قلم برداشتہ انہی کاغذات پر مسودہ لکھ کر حوالے کرتے۔ آپ کا سال رحلت مغفور ے رحمہ ۱۳۷۷ھ شمسی ہجری سے نکلتا ہے

(محمد ظہور الدین) اکمل عفی عنہ

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی کی وفات پر

مختلف جماعتوں کی طرف سے تعزیت کی قرار دادیں

جماعت احمدیہ بنگلور

انجمن احمدیہ بنگلور نے اپنے خاص اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا:-

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابہ میں سے تھے۔ ۵ر دسمبر کو سکندر آباد میں رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت عرفانی صاحب کا وجود سلسلہ احمدیہ کے لئے بہت بڑی اہمیت اور تحریری و تقریری علم و عرفان کا حامل تھا انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اور رفاقت نصیب ہوئی۔ حضور کے ملفوظات اور خطبات اور تقاریر اپنے اخبار الحکم میں شائع کرتے تھے اور آخیر دم تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے میں ہمہ تن معروف رہے ایسے وجود کا اُٹھ جانا جو اپنے تقویٰ و طہارت علم و اخلاص۔ ہمت و استقلال اور جوشِ عمل میں ہم سب کے لئے ایک بہترین نمونہ تھا۔ یقیناً ہم سب کے لئے دلی رنج و غم اور افسوس کا باعث ہے۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ بنگلور ان کی وفات پر اپنے دلی جذبات غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت عرفانی صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اپنے خاص قرب سے نوازے۔ ہم سب حضرت عرفانی صاحب کے پسماندگان سے بھی دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔ اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ ثم آمین۔ ڈاکٹر محمد امام صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور لمبی دعا کی

خاکسار

بی محمد عبد الرحیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگلور ۵۷/۱۲/۹

جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن

جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن نے اپنے ایک خصوصی اجتماع میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی رضی اللہ عنہ کی وفات پر حسب ذیل قرار داد تعزیت پاس کی:-

جماعت احمدیہ حیدرآباد کا یہ خصوصی اجتماع (جس میں جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ و یادگیر کے نمائندے بھی شامل تھے) جو بمقام احمدیہ جوبلی ہال بعد نماز جمعہ بتاریخ ۶ر دسمبر ۱۹۵۷ء منعقد ہوا۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی رضی اللہ عنہ کی وفات پر اپنے دلی گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ نیز آپ کی وفات کو ایک بہت بڑا ذاتی و جماعتی صدمہ تصور کرتا ہے۔ آپ کی وفات سے سلسلہ احمدیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا اور ایک ایسا خلاء پیدا ہوا ہے جس کو خدا کا فضل اور رحم ہی پُر کر سکتا ہے۔

سلسلہ احمدیہ کا ایک مشہور قدیم اور سابقون الاولون کے مرتبہ کا صحابی، مورخ۔ مؤلف۔ مصنف۔ سیاح اور اسلام کا جری مجاہد دنیا سے اُٹھ گیا گویا موت العالِم موت العالَم کا منظر ہے۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن و اضلاع کی جماعتیں دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت عرفانی صاحبؓ کو جنت میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جماعت کا یہ اجتماع حضرت عرفانی صاحب کے ورثاء سے بھی پوری پوری ہمدردی کرتا ہے اور اُن کے اس غم میں اپنے آپ کو برابر کا شریک سمجھتا ہے اور اُن کے ورثاء کے لئے دعا کرتا ہے کہ خدا اُن کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور انہیں کامل صبر عطا ہو۔

حضرت عرفانی صاحبؓ نے جو بیش بہا خدمات سلسلہ احمدیہ کی سالہا سال اور اپنے آخری دم تک انجام دی ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں اور وہ اس قابل ہیں کہ وہ سنہری حروف سے لکھی جائیں

جماعت احمدیہ حیدرآباد و اضلاع حیدرآباد پر خصوصاً اُن کے بیشمار احسانات ہیں۔ جن میں سب سے بڑا احسان وہ دعائیں ہیں جو انہوں نے جماعت احمدیہ حیدرآباد و اضلاع حیدرآباد کی دینی و دنیاوی ترقی و فلاح و بہبودی کے لئے کیں اور وقتاً فوقتاً جماعتی ترقی کے لئے قیمتی نصائح بھی فرماتے رہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن کی دعاؤں کی قبولیت کے پھلوں سے متمتع فرمائے۔ ہمیں اور ہماری اولادوں کو اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جو کوتاہیاں یا غلطیاں ہم سے عرفانی صاحبؓ کی حقیقی خدمت نہ کرنے کی وجہ سے ہوئی ہیں خدا ہم کو معاف فرمائے۔

اس کی ایک ایک کاپی حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے و اخبار الفضل و نوجوان اور اُن کے ورثاء کی خدمت میں بھجوائی جائے۔

خاکسار

محمد اسمٰعیل وکیل

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب رضؓ عرفانی الاسدی کی آخری علالت

از حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد

احباب جماعت حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی وفات کی اندوہناک خبر سن چکے ہیں۔ ۴ر دسمبر بروز چہارشنبہ کی دوپہر حضرت عرفانی صاحب علالت تا بجے کی [illegible] میں ظاہر ہوئی۔ جبکہ آپ کے بائیں بازو پر فالج کا حملہ ہوا۔ جس سے ایک ہاتھ۔ ایک پاؤں بے حس اور زبان بند ہو گئی اور ۵ر کو علی الصبح قریباً سوا چار بجے حضرت مولانا موصوف داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ جمعرات کے روز بعد تجہیز و تدفین عمل میں آئی۔ بہت سی خوبیوں کی مالک ایک بزرگ ہستی ہم سے جدا ہو گئی۔ صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابہ میں سے تھے۔ آپ کا وجود سلسلہ احمدیہ کے لئے بہت بڑی اہمیت اور تحریری و تقریری علم و عرفان کا حامل تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمادے اور ان کی روح کو اپنی جوار رحمت میں داخل فرما کر دائمی سکون بخشے۔ آمین:

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی قرار داد تعزیت

۱۴ر دسمبر بروز ہفتہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کا اجلاس زیر صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ کے منعقد ہوا جس میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی کی وفات پر مندرجہ ذیل ریزولیشن پاس ہوا۔

ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان حضرت عرفانی صاحب کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتی ہیں۔

حضرت عرفانی صاحب کی وفات جماعت کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ آپ جماعت احمدیہ کے بہت بڑے بزرگ اور قیمتی وجود تھے۔ آپ نے شروع سے لے کر اپنی آخری عمر تک اسلام اور احمدیت کی نہایت خلوص سے خدمت کی۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عرفانی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اُن کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اس خلاء کو جو جماعت احمدیہ میں آپ کی وفات سے ہو گیا ہے اپنے فضل سے پورا فرمائے۔ (آمین)

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے قرار داد تعزیت

(از جناب ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی اور سلسلہ کے سب سے پہلے صحافی اور جانباز سپاہی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات پر صدر انجمن احمدیہ قادیان دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ اور اس وفات کو بہت بڑا جماعتی نقصان یقین کرتی ہے۔

حضرت عرفانی صاحب رضؓ کا وجود سلسلہ احمدیہ میں بہت ممتاز اور قابل قدر تھا۔ انہوں نے نصف صدی سے زیادہ عرصہ سلسلہ حقہ کی گرانقدر اور بے نفس خدمت سرانجام دی ہے۔ اور سلسلہ کی صحافت میں ان کا مقام صفِ اول میں شمار ہوتا ہے۔ ان کے ذریعہ سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح اور ملفوظات کی حفاظت کا عظیم الشان کام ہوا۔ اور احمدیت کی موجودہ اور آئندہ نسلیں ان کی خدماتِ جلیلہ کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے اُن کی مرہونِ منت ہیں اور ہوں گی۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت عرفانی صاحبؓ کی روح کو اعلیٰ علیین میں اپنے آقا کے قدموں میں جگہ دے۔ اور ان کے عزیزوں و تمام جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

۲۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان حضرت عرفانی رضؓ کی وفات کے صدمہ عظیمہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں۔ اور مرحوم و مغفور کے جملہ لواحقین نیز عزیزان اور تمام احباب جماعت سے اظہار تعزیت کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کی اعلیٰ صفات کا وارث بنائے۔

فرقہ عنانیہ

"عیسائیوں کا پیغامی گروہ"

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ایڈیٹر رسالہ الفرقان ربوہ)

یہ بات یقیناً عجیب ہے کہ کچھ لوگ ایک صادق اور راستباز انسان پر ایمان لانے کے باوجود اس کے اصل دعویٰ اور اصل مقام کا انکار کر دیں۔ اور اپنی تاویلوں اور اہواء نفس سے اس مدعی کی نبوت اور رسالت کو محض ولایت اور محدثیت قرار دیدیں۔ یقیناً یہ بات عجیب ہے مگر واقعہ یہی ہے کہ ایسا ہوتا آیا ہے۔ اور عجیب تو یہ ہے کہ مسیح موسوی اور مسیح محمدی میں اس پہلو سے بھی عجیب مشابہت پائی جاتی ہے یہ تو سب کو مسلّم تھا کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروؤں میں غلو کرنے والے پیدا ہو گئے۔ اور انہوں نے ان کے مقام کو غلط طور پر اونچا کرنے کی کوشش کی اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں میں سے ظہیر الدین اروپی وغیرہ لوگوں نے بھی آپ کے بارہ میں بھی غلو کیا اور آپ کے اصل مقام سے بڑھ کر پیش کرنے کی کوشش کی۔ اس واقعہ کے باوجود یہ سوال باقی تھا کہ آیا مسیح موسوی کے ماننے والوں میں کوئی ایسے افراد بھی تھے جو آپ کو نبی کے بجائے محض ولی اور محدث مانتے ہوں۔ اور اس طرح آپ کے درجہ کو کم کرتے ہوں؟ یہ سوال اسلئے اہم تھا کہ مسیح محمدیؐ کی طرف منسوب ہونے والوں میں ۱۹۱۴ء میں غیر مبائعین یا پیغامی گروہ پیدا ہو گیا تھا۔ جو اس بات کے دعویدار تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبی اور رسول ہونے کا کبھی دعویٰ ہی نہیں کیا۔ اس گروہ کو دیکھ کر عام طور پر غیر احمدی صاحبان کہا کرتے تھے کہ اگر حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اُمتی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہوتا تو یہ لوگ آپ کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں اس کا انکار کیوں کرتے؟ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ کسی صادق مدعی نبوت کے اتباع میں سے ایک گروہ اس کے مدعی نبوت ہونے کا ہی منکر ہو جائے؟ یہ سوال واقعی قابل توجہ تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہاں ایسا ہوتا رہا ہے کہ صادق نبی بالخصوص حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ماننے والوں میں ایک گروہ ایسا ہوا ہے جو یہ کہتا تھا کہ یہ مسیح بزرگ ہے، نیک ہے، ولی ہے مگر نبی یا رسول نہیں ہے۔

چونکہ ایک گروہ منکرین کے بڑے گروہ میں مل کر رہنا چاہتا ہے اور دوسری طرف وہ اس مامور ربانی کی صداقت کے واضح اور کھلے کھلے دلائل و براہین کا انکار کرنے کی بھی جرأت نہیں رکھتا اس لئے وہ ایک درمیانی راستہ اختیار کرتا ہے یعنی وہ کہہ دیتا ہے کہ اس مامور نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ ہی نہیں کیا۔ یہ تو بزرگ اور ولی تھا۔ اور ہم اسے اسی حد تک مانتے ہیں۔ اس طرح وہ منکرین کو بھی ایک حد تک خوش کر دیتے ہیں اور ان کے مظالم سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں دوسری طرف وہ اپنے دل کو بھی گونہ مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم مامور ربانی کے منکر نہیں۔ آپ کو مانتے ہیں یہی پوزیشن تھی جو غیر مبائعین نے ۱۹۱۴ء میں اختیار اور وہ آج تک اس پر اصرار کر رہے ہیں اور یہی پوزیشن تھی جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بعد ان کے ماننے والوں میں سے فرقہ عنانیہ کے لوگوں نے اختیار کی تھی۔

فرقہ عنانیہ کے عقائد و خیالات کے متعلق ذیل کے حوالہ جات مطالعہ فرمائیں۔

اول:۔ حضرت امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں:۔

"العنانية:۔ اتباع عنان بن داود۔ ولاية كرون عيسىٰ بسوء بل يقولون انه كان من اولياء الله تعالىٰ وان لم يكن نبياً وكان قد جاء لتقرير شرع موسىٰ عليه السلام"

(كتاب اعتقادات فرق المسلمين والمشركين ص۸۳ مطبوعہ مصر)

ترجمہ:۔ فرقہ عنانیہ۔ یہ عنان بن داؤد کے پیرو ہیں۔ حضرت عیسیٰ کے متعلق بُرے کلمات نہیں کہتے بلکہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ اگرچہ نبی نہ تھے مگر اولیاء اللہ میں سے تھے۔ اور اس لئے آئے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی وضاحت کریں"۔

دوم:۔ امام ابو الفتح محمد بن عبد الکریم الشہرستانی اپنی مشہور کتاب "الملل والنحل" میں تحریر کرتے ہیں:۔

"(العنانية) نسبوا الى رجل يقال له عنان بن داؤد رأس الجالوت يخالفون سائر اليهود فى السبت والاعياد ويقتصرون على اكل الطير والظباء والسمك ويذبحون الحيوان على القفا ويصدقون عيسىٰ عليه السلام فى مواعظه واشاراته ويقولون انه لم يخالف التوراة البتة بل قررها ودعا الناس اليها وهو من بنى اسرائيل المتعبدين بالتوراة ومن المستجيبين لموسىٰ عليه السلام الا انهم لا يقولون بنبوته ورسالته ومن هؤلاء من يقول ان عيسىٰ عليه السلام لم يدع انه نبي مرسل وانه صاحب شريعة ناسخة لشريعة موسىٰ عليه السلام بل هو من اولياء الله المخلصين العارفين احكام التوراة والانجيل ليس كتاباً منزلاً عليه وحياً من الله تعالىٰ بل هو جمع احواله من مبدئه الى كماله وانما جمعه اربعة من اصحابه الحواريين فكيف يكون كتاباً منزلاً قالوا واليهود ظلموا حيث كذبوه اولاً ولم يعرفوا بعد دعواه وقتلوه آخراً ولم يعلموا بعد محله ومغزاه وقد ورد فى التوراة ذكر المشيحا فى مواضع كثيرة وذلك هو المسيح ولكن لم يرد له النبوة ولا الشريعة الناسخة وورد فارقليطا وهو الرجل العالم وكذالك وحدة؟"

(الملل والنحل الشہرستانی بر حاشیہ الفصل فى الملل والنحل لابن حزم جلد ۲ صفحہ ۵۲، ۵۵ مطبوعہ مصر)

تبصرہ

اصحاب احمدؐ جلد چہارم یا سیرت ظفرؓ

مؤلفہ جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔

ڈیڑھ سو صفحہ کا یہ بیش قیمت تحفہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلند پایہ صحابی حضرت منشی ظفر احمدؐ صاحب کپور تھلوی رضی اللہ عنہ کی سیرت، سوانح اور حضور کے عہد خوشتر کی باتوں پر مشتمل ہے۔ جسے مؤلف کی تحریک پر مرحوم کے فرزند ارجمند محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ (امیر جماعت احمدیہ لائل پور) نے قلمبند فرمایا۔ اور مؤلف نے بھی اس میں کچھ اضافہ کیا۔

اس مجموعہ کی ابتدا میں ایسے دلآویز پیرایہ میں حضرت منشی صاحب رضی اللہ عنہ کے حالات بیان کئے گئے ہیں کہ ختم کئے بغیر کتاب رکھنے کو دل نہیں چاہتا۔ اگرچہ یہ ہے تو "سیرت ظفر" لیکن بعض بعض مقامات پر کپورتھلہ کے دیگر بزرگان کا ذکر بھی الگ روحانی لذت کا سامان رکھتا ہے۔ اس کے بعد سلسلہ کے مطبوعہ لٹریچر سے تریباً اُن تمام حوالہ جات کو یکجائی طور پر باترتیب جمع کر دیا گیا ہے۔ جن میں حضرت منشی صاحب کا ذکر خیر ہوا ہے۔ یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے۔ نیز سلسلہ کے دیگر قابل ذکر مصنفین کی کتب یا اخبارات و رسائل میں آپؓ کا تذکرہ۔ اس طرح یہ حصہ خاصہ دلچسپ ہونے کے ساتھ حضرت منشی صاحب کی بلند شخصیت اور اپنے آقا سے قرب تام رکھنے پر شاید ناطق کا حکم رکھتا ہے۔

آگے چل کر بعض تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض وہ مکتوبات درج ہیں جو حضور نے حضرت منشی صاحب رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمائے۔ ان سے بھی آقا اور غلام کے گہرے اور روحانی تعلقات کا علم ہوتا ہے۔

چوتھے نمبر پر حضرت منشی صاحب کی وفات پر جو ۱۹۴۱ء میں واقع ہوئی مختلف بزرگان سلسلہ کے قلم سے آپ کے اخلاص و محبت کی باتوں پر مشتمل مضامین نقل کئے گئے ہیں۔ چنانچہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے دو گرانقدر مضمون۔ حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب مدظلہ العالی کا ایک مفصل اور پرمغز مضمون۔ سب سے بڑھ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ خطبہ جمعہ جس میں حضور نے حضرت منشی صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر جماعت کے ایسے پاک نفس بزرگوں کی قربانیوں۔ اخلاص و محبت اور وفاداری کے واقعات بیان فرماتے ہوئے جماعت کو ان بزرگوں کی قدر شناسی کی طرف توجہ دلائی۔

آخر میں ستر صفحات پر پھیلی ہوئی آپؓ کی وہ البیان افروز روایات ہیں جن کا مطالعہ عجیب روحانی لذت اور سرور بخشتا ہے۔ اور پڑھنے والے کے نفس کے تزکیہ کا موجب بنتا ہے۔

الغرض سیرت ظفر کا یہ مجموعہ اُن کتب میں سے ہے جس کا مطالعہ ہر احمدی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ بالخصوص جماعت کے وہ افراد جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک عہد نہ پا سکے کیونکہ اس کتاب میں ایک طرف آپؑ کے مخلص صحابہ کی عقیدت و محبت اور وفاداری کا اعلیٰ نمونہ ملتا ہے تو دوسری طرف اُس میں بیان کردہ روایات سے "ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے" کا منظر سامنے آجاتا ہے۔ قیمت اڑھائی روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ (۱) ملک صلاح الدین ایم۔ اے قادیان (بھارت)
(۲) مینجر اصحاب احمد معرفت الفضل۔ ربوہ (پاکستان)

معلومات عامہ

انجمن اقوام متحدہ (U.N.O.)

(United Nations Organisation)

۲۴؍ اکتوبر کو دنیا بھر میں یوم اقوام متحدہ منایا گیا۔ بارہ برس پہلے ۲۶؍ جون ۱۹۴۵ء کو دنیا کے پچاس ملکوں نے سان فرانسسکو میں اس ادارے کی رسمی طور پر بنیاد رکھی تھی رسمی طور پر اس لئے کہ اس سے پہلے اس سلسلہ میں غیر رسمی گفت و شنید ہوتی رہی تھی۔ آہستہ آہستہ دوسرے ملکوں نے بھی اس میں شامل ہونا شروع کیا۔ اور اب اس ادارے کے ۸۲ ممبر ہیں اور ابھی متعدد درخواست دہندوں کو بڑی طاقتوں کے اختلاف کی وجہ سے ممبر نہیں بنایا جا سکا

انجمن اقوام متحدہ کے مقاصد

انجمن اقوام متحدہ کے مقاصد میں نمایاں ترین مقاصد ہیں:-

• — بین الاقوامی امن قائم کرنا۔

• — لوگوں کو مساوی حقوق دلانا اور خود اعتمادی کے اصول پر ملکوں میں دوستانہ تعلقات بڑھانا۔

• — قیام امن کو مضبوط بنانے کے لئے اپنے ذرائع کو بروئے کار لانا۔

• — بین الاقوامی اقتصادی، سماجی، تمدنی، اور دوسری انسانی الجھنوں کو سلجھانے میں امداد حاصل کرنا۔

• — اور ان اصولوں کی تکمیل کے لئے تمام ملکوں کے کام میں برابری قائم کرنے کے لئے ایک طور پر کام کرنا۔

انجمن اقوام متحدہ کی بنیاد اس اصول پر رکھی گئی ہے کہ تمام ممبر ممالک مساوی حیثیت کے مالک ہیں — تمام ممالک اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق اپنے فرائض کو نیک نیتی سے پورا کرنے کا عہد کرتے ہیں۔

— سب ملک اپنے جھگڑوں کا پُر امن طریق سے فیصلہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ان اصولوں میں یہ اصول بھی شامل ہیں کہ بین الاقوامی تعلقات کے معاملے میں کوئی ممبر ملک کسی حصے یا کسی ملک کی سیاسی آزادی کے خلاف نہ طاقت کا استعمال کرے گا اور نہ کوئی دھمکی دے گا۔ نہ ہی کوئی ملک کسی ملک سے ایسا برتاؤ کرے گا جو متحدہ اقوام کے اصولوں کے خلاف ہو۔

چارٹر کے مطابق اقوام متحدہ کی کارروائی میں ممبر ملک اسے ہر قسم کی مدد پہنچانے کا عہد کرتے ہیں — امن قائم رکھنے کے لئے یہ ادارہ اس کا انتظام کرتا ہے کہ جو ملک اس کے ممبر نہیں ہیں وہ بھی اس کے چارٹر کے مطابق عمل کریں۔ نیز یہ ادارہ کسی ملک کے اندرونی معاملات میں دخل نہ دینے کا پابند ہے۔

اقوام متحدہ کے ممبر وہ تمام ممالک ہو سکتے ہیں۔ جو چارٹر کے ذریعہ فیصلہ شدہ فرائض کو منظور کریں۔

اقوام متحدہ کے ماتحت مختلف شعبے

اس ادارہ کا انتظام مختلف شعبوں کے سپرد ہے۔ چارٹر کے مطابق اس کے چھ بڑے ادارے مقرر کئے گئے ہیں:-

(۱) جنرل اسمبلی
(۲) حفاظتی کونسل
(۳) اقتصادی مجلسی کونسل
(۴) ٹرسٹی شپ کونسل
(۵) بین الاقوامی عدالت
(۶) سکرٹریٹ

اس کے علاوہ اقوام متحدہ کے کئی اور ادارے بھی ہیں۔ جو پس ماندہ اقوام کو فنی امداد دیتے ہیں۔

جنرل اسمبلی

جنرل اسمبلی اقوام متحدہ کے ممبر ملکوں کے نمائندوں پر مشتمل ہے۔ اس کا اجلاس سال میں ایک بار ہوتا ہے۔ اس میں سبھی ملکوں کو نمائندگی کا حق حاصل ہوتا ہے۔ ہر ملک اپنے نمائندے پانچ تک بھیج سکتا ہے۔ مگر ووٹ صرف ایک ہی ہوتا ہے۔

جنرل اسمبلی میں کسی خاص فیصلے کے لئے دو تہائی ووٹوں کی ضرورت ہے۔ عام طور پر حاضر ممبروں کی اکثریت فیصلہ کر دیتی ہے

اقوام متحدہ کا بجٹ بھی جنرل اسمبلی ہی منظور کرتی ہے۔ اور اخراجات ممبر ملکوں کے چندے سے چلتے ہیں۔

حفاظتی کونسل

جنرل اسمبلی کے بعد حفاظتی کونسل کا نمبر آتا ہے۔ اسی میں پانچ مستقل ممبر یعنی روس — امریکہ — برطانیہ — چین اور فرانس شامل ہیں۔ ان کے علاوہ چھ ممبروں کو جنرل اسمبلی کے ذریعہ منتخب کیا جاتا ہے۔ ان عارضی ممبروں کو جنرل اسمبلی دو سال کے لئے منتخب کرتی ہے۔ گیارہ ممبروں میں سے سات کے ووٹ سے فیصلہ ہوتا ہے۔ لیکن پانچ مستقل ممبروں کی رضامندی لازمی ہے چنانچہ اگر کسی معاملہ میں ان مستقل پانچ ممبروں میں سے کوئی ایک ممبر نا رضامندی کا اظہار کرے تو اس کا نام ویٹو ہے۔

حفاظتی کونسل کی زیر نگرانی ایک فوجی سٹاف کمیٹی بھی ہے۔ جس میں پانچ مستقل ممبروں کے چیف آف سٹاف یا ان کے نمائندے رہتے ہیں۔ یہ کونسل کو فوجی معاملات میں مشورہ دیتے ہیں۔

اقتصادی اور مجلسی کونسل

اقوام متحدہ کی اقتصادی اور مجلس کونسل کے اٹھارہ ممبروں کا انتخاب جنرل اسمبلی کرتی ہے۔ اور فیصلہ حاضر ممبروں کی کثرت رائے سے ہوتا ہے۔

ٹرسٹی شپ کونسل

ٹرسٹی شپ کونسل اس لئے قائم کی گئی ہے۔ کہ اگر کوئی ممبر ملک اپنے کسی علاقے کو ٹرسٹی شپ سسٹم کے تحت دینا چاہے تو وہ ایک سمجھوتے کے ذریعے اس ممبر ملک کو کسی دوسرے ممبر ملک یا اقوام متحدہ کو اس کی ذمہ داری سونپ سکتا ہے۔ اس میں جنرل اسمبلی کی رضامندی لازمی ہے۔

اس کونسل میں وہ ملک ہیں جو (۱) محکوم علاقوں کا انتظام کرتے ہیں (۲) حفاظتی کونسل کے وہ مستقل ممبر جو حفاظت میں آنیوالے علاقوں کی حکومت کا انتظام نہیں کرتے۔ (۳) اتنی ہی تعداد میں اور ممبر اور حاکم و محکوم ممالک کے نمائندوں کی تعداد جنہیں جنرل اسمبلی تین سال کے لئے منتخب کرتی ہے۔

بین الاقوامی عدالت

یہ عدالت اقوام متحدہ کا بڑا عدلیہ شعبہ ہے۔ جو پندرہ ججوں پر مشتمل ہے جنہیں حفاظتی کونسل اور جنرل اسمبلی علیحدہ علیحدہ منتخب کرتی ہے۔ قانونی جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کے علاوہ اس کا ایک اہم کام ایسے قانونی معاملات پر رائے دینا بھی ہے جنہیں اقوام متحدہ کے مختلف شعبے منظور کر چکے ہوں۔

سکریٹریٹ

اس ادارے کا چھٹا اہم شعبہ سکرٹریٹ ہے۔ جس کا کام طے شدہ پالیسی کے مطابق کام چلانا ہوتا ہے۔ اس شعبے کا منتظم سکرٹری جنرل ہوتا ہے۔ جسے حفاظتی کونسل کی سفارش پر جنرل اسمبلی منتخب کرتی ہے۔

انجمن اقوام متحدہ کے کام کا سرسری جائزہ

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ کہ سرکاری طور پر اس انجمن کا قیام ۲۴؍ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو عمل میں آیا تھا گو اس کے چارٹر پر ۲۶؍ جون کو دستخط ہو گئے تھے۔ اس طرح ۲۴؍ اکتوبر ۵۷ء کو اس انجمن کے قیام پر بارہ سال پورے ہو گئے۔ اور آج بجا طور پر اس کے گذشتہ کاموں پر نظر ڈالی جا سکتی ہے آج دنیا بھر میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ انجمن اقوام متحدہ کا برقرار رہنا ضروری ہے کیونکہ مصنوعی چاندوں۔ راکٹوں اور ایٹمی ہتھیاروں کے اس دور میں یہ تنظیم زیادہ فائدہ مند ہو سکتی ہے۔

نہر سویز کا مسئلہ گذشتہ ایک سال میں تو اسے کچھ نہایت کٹھن سیاسی مسئلوں کا سامنا کرنا پڑا۔ چنانچہ نہر سویز کے جھگڑے میں اس کی فوری اور کامیاب مداخلت سے دنیا تباہی سے بچ گئی۔ ۱۹۵۵ء تک کے دس برس میں اس نے کئی بار بین الاقوامی نفاق اور امن عالم کو درپیش خطرے کو دور کرنے میں مدد دی اور

• — کوریا میں مشترکہ فوجی کارروائی کی۔

• — یہ اقوام متحدہ کی مداخلت ہی کی بدولت تھا کہ انڈونیشیا اور ہالینڈ کے درمیان جھگڑا ختم ہوا۔

• — کشمیر فلسطین اور انڈوچائنا میں بھی اسی نے جنگ بند کرائی اور برطانوی و فرانسیسی افواج کی نہر سویز کے علاقے سے اور اسرائیلی فوجوں کے سینائی سے واپسی کا انتظام کرایا۔

مذکورہ علاقے میں امن برقرار رکھنے کے لئے اقوام متحدہ کی ایک بین الاقوامی فوج بنائی گئی جس میں ہندوستان بھی شامل ہے۔

نہر سویز بین الاقوامی تجارت کے لئے ایک اہم راستہ ہے۔ لیکن یہ نہر فوجی کارروائی کے دوران میں بند ہو گئی۔ جس سے بہت سے ملکوں کی اقتصادی بہبود پر گہرا اثر پڑا۔ اقوام متحدہ نے مصلحت کے ساتھ ۳۲ جہازوں کا ایک بین الاقوامی بیڑہ اس نہر کو صاف کرنے کے لئے بھیجا۔۔ اور یہ بڑا کام ۴ ماہ سے بھی کم وقت میں پورا کر دیا گیا۔ ۱۰ اپریل سے نہر سویز میں ٹریفک معمول کے مطابق جاری ہو گیا۔

ہنگری گذشتہ سال نومبر میں جنرل اسمبلی کا ایک اور ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں اس امر کے ریزولیوشن پاس کئے گئے کہ روسی فوجیں ہنگری سے ہٹائی جائیں۔ اور ہنگری کی بغاوت کے بارے میں تحقیقات کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے ممبروں کو ہنگری بھیجا جائے اگرچہ ان سفارشات کو عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکا تاہم انجمن کی سپیشل کمیٹی نے ہنگری کی صورت حالات کے بارہ میں تحقیقات کی اور اس کی رپورٹ سے بین الاقوامی رائے حاصل کرنے میں مدد ملی اتفاق سے اس سارے معاملے سے یہ حقیقت آشکارا ہو گئی۔ کہ اگرچہ جنرل اسمبلی فیصلے کر سکتی ہے لیکن کسی کو ان فیصلوں پر عمل کے لئے مجبور نہیں کر سکتی۔ چارٹر کے مطابق صرف سلامتی کونسل ہی کو طاقت کے استعمال کا حکم دینے کا اختیار حاصل ہے۔ اور وہ صرف بین الاقوامی امن و سلامتی کو برقرار رکھنے یا بحال کرنے کے لئے

ایٹمی قوت کا پُر امن استعمال ابھی ابھی جو سال ختم ہوا ہے۔ اس کے دوران میں ایٹمی قوت کے پُر امن استعمال کو ترقی دینے کے سلسلہ میں کافی بڑی پیش قدمی کی گئی۔ اور تخفیف اسلحہ کیلئے نہایت سرگرم کوششیں کی گئیں۔ ایٹمی طاقت کی بین الاقوامی ایجنسی کا آئین منظور کیا گیا۔ اور اس کے قیام کو عمل میں لانے کے لئے مطلوبہ توثیقی کاغذات اگست تک جمع کرا دیئے گئے ایجی

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ دسمبر ۱۹۵۷ء میں ختم ہے

نمبر	نام	مقام	علاقہ	تاریخ
۱۰۰۴	مکرمی محمد حنیف صاحب	کانپور	یو۔پی	۲۸ر دسمبر ۱۹۵۷ء
۱۱۳۱	″ محمد عثمان صاحب سعدب	شموگہ	(میسور)	″
۱۱۰۹	″ ڈاکٹر محمد سعید صاحب ایم۔بی بی۔ایس	بے پور	(راجستھان)	″
۱۱۲۷	″ محمد نعیم صاحب	باسدیو پور	(بہار)	″
۱۱۱۶	″ انور احمد صاحب ملک مینجر ایر پورٹ	لاہور	(پاکستان)	″
۱۱۲۲	″ مسٹر اے آر مرزا	میکاڈی	(افریقہ)	″
۱۱۸۷	″ حکیم محمد دین صاحب	حیدر آباد	(دکن)	″
۱۲۴۷	″ محمد عبد السلام صاحب	″	″	″
۱۳۲۸	″ محمد عبد الغنی صاحب	چنتہ کنٹہ	″	″
۱۳۲۹	″ محمد معین الدین صاحب	کوبکی	″	″
۱۱۸۲	″ ایم عبد القادر صاحب	کوٹانہ	(مالابار)	″
۱۴۹۱	مکرمہ والدہ صاحبہ شاہ شکیل احمد صاحب	آرہ	(بہار)	″
۱۰۶۴	″ سعیدہ خاتون صاحبہ	بھاگلپور	″	″
۱۲۷۶	مکرم صدیق امیر علی صاحب	موگرال	(مالابار)	″
۱۲۸۳	″ محمد احمد صاحب (ایم۔ایس) پیار لیدر کمپنی	کلکتہ	(کلکتہ)	″
۱۲۴۷	″ سید فضل احمد صاحب	چھپرا	(بہار)	″
۱۱۲۲	″ چوہدری فتح دین صاحب سیال مہاجر	گھٹیالیاں	(پاکستان)	″
۱۵۷۱	″ شیخ خادم حسین صاحب	دہلی	(دہلی)	″
۱۴۰۹	″ نور الدین صاحب	کالابن کوٹلی	(کشمیر)	″
۱۶۱۰	″ حکیم کرم دین صاحب	شینڈرہ	″	″
۱۴۳۹	″ بابو غلام رسول صاحب	سنوپور	″	″
۱۶۱۵	″ رشید احمد خان صاحب	عادل آباد	(دکن)	″
۱۶۱۶	″ خواجہ معین الدین صاحب	رڈکیرہ	″	″
۱۲۲۶	″ غفار خان صاحب	گنجی	(میسور)	″
۱۶۱۷	″ سید محمد احمد صاحب۔ امیر جماعت احمدیہ	کٹک	(اڑیسہ)	″
۱۶۱۹	″ اللہ دتا صاحب گنائی زولہ	یوگنڈا	(افریقہ)	″
۱۶۲۰	″ سید داؤد احمد صاحب	مظفر پور	(بہار)	″
۱۶۲۶	″ حکیم محمد افضل صاحب فاروق	اوچ شریف	(پاکستان)	″
۱۶۲۷	″ قریشی عبد الرحمن صاحب منشی فاضل	سکھر سندھ	″	″
۱۶۲۸	″ ایس جی مرزا صاحب	ٹانگانیکا	(افریقہ)	″
۱۶۲۹	″ منشی محمد رحمت اللہ صاحب چک ۷۹ آر جی	گھسیٹ پور	(پاکستان)	″
۱۶۳۰	″ مینجر صاحب کار ریڈیو پشاور	چھاؤنی	(″)	″
۱۶۲۲	″ احسان الٰہی صاحب	لاہور	(″)	″
۱۶۲۴	″ ڈاکٹر محمد یوسف صاحب ایاز احمد	بددہلی	″	″
۱۶۲۵	″ شیخ عبد الرحمن صاحب آڑھتی	سرگودھا	″	″
۱۰۸۲	″ مرزا عبد الحق صاحب	سرگودھا	″	″
۱۱۱۱	″ چوہدری عنایت الرحمن صاحب	ٹنڈو الٰہ یار سندھ	″	″
۱۶۷۶	″ عبد الرحمن	ہوسال	(کشمیر)	″
۱۶۷۷	″ حاجی ابراہیم صاحب عبد الستار صاحب	کرناگاپلی	(کیرالہ سٹیٹ)	″
۱۶۸۱	مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ	شوراپور	(کرناٹک)	″
۱۶۸۲	مکرمی عبد الحی صاحب	اودین	(بہار)	″
۱۶۸۵	″ محمد حنیف صاحب	سہانپور	(یو۔پی)	″
۱۶۳۸	″ سی کے عبد اللہ صاحب	بینگاڈی	(ایں مالابار)	″
۱۱۵۴	″ انجمن احمدیہ کوڈالی	کوڈالی	″	″
۱۶۱۸	″ سید غلام ابراہیم صاحب	کٹک	(اڑیسہ)	″
۱۴۹۳	″ ٹیپو اینڈ سیو	بھرت پور	(بنگال)	″
۱۶۱۳	″ ماسٹر محمد یاسین صاحب	خوبیاں	(کشمیر)	″
۱۴۰۵	″ سید غلام احمد صاحب	رسول پور	(اڑیسہ)	″
۱۳۵۹	″ سید عبد المجید صاحب	جمشید پور	(بہار)	″
۱۶۷۵	″ انچارج صاحب احمدیہ لائبریری	لاہور	(پاکستان)	″
۱۶۸۶	″ شیخ رحمت اللہ صاحب ہدایت اللہ صاحب	″	″	″
	″ عبد العزیز صاحب ولد نظام الدین صاحب	بڈھانوں	(کشمیر)	″
	″ تقدیر احمد خان صاحب	بمبئی ۳	(بمبئی)	″
	″ عبد الستار خان صاحب	پنال گراہ	(اڑیسہ)	″
	″ محمد لوئف صاحب جی اے جی ہیڈ ماسٹر	ڈیا کبارہ	(کشمیر)	″

(مینجر بدر)

شولا پور میں احمدیہ دار التبلیغ و لائبریری کا قیام

ماہ اپریل ۱۹۵۷ء میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان اپنے تبلیغی دورہ پر یادگیر تشریف لائے تھے۔ ہم نے محترم میاں صاحب کے سامنے شولا پور کے تبلیغی ماحول کے پیش نظر مبلغ کے بھجوانے اور دار التبلیغ کے قیام کے لئے درخواست کی۔ آپ نے ازراہ کرم ہماری درخواست کو قبول فرما کر ماہ مئی ۱۹۵۷ء میں مولوی سراج الحق صاحب کو شولا پور بھجوایا۔

مولوی صاحب موصوف کی آمد کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں دار التبلیغ قائم کیا گیا۔ اور عین بازار میں ایک لائبریری کھول گئی۔ جس میں سلسلہ کے تمام اخبارات و رسائل مثلاً الفضل۔ بدر۔ آزاد نوجوان الفرقان۔ خالد۔ مصباح۔ تشحیذ الاذہان ریویو آف ریلیجنز کے علاوہ اردو۔ انگلش اسی طرح مقامی اخبارات بھی روزانہ آتے ہیں۔ نیز سلسلہ کا انگلش اردو اور دوسری زبانوں میں لٹریچر بھی رکھا گیا ہے۔

چونکہ لائبریری عین بازار میں واقع ہے۔ اس لئے خدا کے فضل سے ہر مذہب و ملت کے افراد اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اور یہ چیز ہماری تبلیغ اور سلسلہ کے تعارف کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ جن احباب نے دار التبلیغ کے قیام اور لائبریری کے لئے مولوی صاحب کے ساتھ تعاون فرمایا ہے۔ جماعت احمدیہ شولا پور ان کی تہ دل سے مشکور ہے۔ بالخصوص جناب سیٹھ عبد الحی صاحب امیر جماعت یادگیر جو کہ حضرت میاں صاحب کی تحریک پر شولا پور کے دار التبلیغ کا کرایہ ادا کر رہے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

تمام احباب سے درخواست دعا فرمادیں خدا تعالیٰ دار التبلیغ اور لائبریری کے قیام کو بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔

خاکسار

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شولا پور۔

قابلِ تقلید نمونہ

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان ہونے پر اس مالی جہاد میں حصہ لینے والے دوستوں نے حسب استطاعت اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہا ہے۔ ان میں سے بعض احباب کی قربانیاں تو دوسروں کے لئے بھی قابل تقلید نمونہ پیش کرتی ہیں۔ چنانچہ:۔

محترم سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ رانچی نے اپنے گذشتہ وعدے پر بہت نمایاں اضافہ کر کے اس سال کے لئے ایک ہزار روپیہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس وعدہ میں جہاں پر انہوں نے اپنے زندہ اور فوت شدہ رشتہ داروں کو شامل کیا ہے وہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مبلغ ۳۰۰/- روپے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے مبلغ ۲۰۰/- روپے کا وعدہ فرمایا ہے۔

اسی طرح محترم ڈپٹی محمد ایوب صاحب اے۔ ڈی۔ ایم رانچی نے اس سال کے لئے مبلغ ۵۰۰/- روپے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو مجاہدین کو بہتر سے بہتر جزائے خیر دے۔ اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

اس موقعہ پر میں جماعت کے دیگر ذی ثروت احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی اس نیک نمونہ پر عمل کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے اس مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کے وارث بنیں۔ وفقنا اللہ وایاکم لما یحب ویرضیٰ

وکیل المال تحریک جدید قادیان

اموال بڑھانے کا ذریعہ

اگر آپ اپنے مال میں ترقی چاہتے ہیں۔ تو اس کی زکوٰۃ ادا کریں یہ ایسا تیر بہدف نسخہ ہے جو تیرہ سو سال سے کبھی خطا نہیں ہوا پس اس آزمودہ پر عمل کرنا دین اور دنیا میں فلاح پانے کا حقیقی ذریعہ ہے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

بقایا چندہ جلسہ سالانہ

احباب جماعت و عہدیداران کی خاص توجہ کے لئے

احباب کو چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی اصولاً جلسہ سالانہ سے قبل کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جلسہ سالانہ کے مہنگائی اخراجات کے بار کی متحمل صدر انجمن احمدیہ نہیں ہو سکتی۔ لیکن باوجود اس کے کہ جلسہ سالانہ کو گذرے ہوئے دو ماہ سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ مگر متعدد جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کے ذمہ ابھی کافی بقایا ہے۔

اس لئے عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ اپنے بجٹ کا جائزہ لیں اور جن احباب کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ تا حال واجب الادا ہے۔ ان سے جلد از جلد وصول فرما کر مرکز میں بھجوائیں اور کوشش کی جائے۔ کہ آخر دسمبر تک کوئی ایسی جماعت اور کوئی ایسا فرد باقی نہ رہے جس نے چندہ جلسہ سالانہ کی سو فی صدی ادائیگی نہ کر دی ہو۔

امید ہے احباب اور عہدیداران جلد از جلد بقایا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل فرمائینگے۔ ناظر بیت المال قادیان

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

خدام الاحمدیہ کے قواعد اور صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ کے مطابق ہر مجلس کا قائد خدام الاحمدیہ مقامی مجلس عاملہ کا ممبر ہوگا۔ اس لئے جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ہند کی خدمت میں درخواست ہے کہ قائدین مجلس خدام الاحمدیہ کو مقامی مجلس عاملہ کا ممبر بنانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ جہاں جملہ خدام کی تعلیم و تربیت و اصلاح کی طرف کماحقہٗ توجہ کریں گے وہاں مقامی مجلس عاملہ کا ممبر ہونے کی وجہ سے مقامی مجلس عاملہ کے کام میں زیادہ محنت سے کام کرتے ہوئے جملہ ممبران کو بھی اس طرف توجہ دلاتے رہیں گے۔ اور پھر احمدی ہونے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کی غرض سے نہ صرف یہ کہ ان کے ذمہ کوئی لازمی چندہ بقایا نہ ہو بلکہ وہ کوشش کریں کہ مقامی مجلس خدام الاحمدیہ اور لوکل ذمہ دار افسران کے تعاون سے اپنی جماعت کے کسی فرد کو بھی بقایا دار نہ رہنے دیں۔ لیکن ہر وہ خادم جس کے ذمہ لازمی چندہ جات بقایا ہوں گے اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی ممکن کوشش نہ کرے گا اس کا انتخاب بطور قائد منظور نہیں کیا جائے گا۔ اور اس طرح وہ خدمت سلسلہ کے دوسرے موقعہ سے محروم رہ جائے گا۔

میں امید کرتا ہوں کہ اب بھی جن قائدین کے ذمہ لازمی چندہ جات اگر کوئی بقایا ہوں وہ جلد از جلد کوشش کر کے اپنے بقایا جات ادا کر دیں گے۔ اور کوشش کریں گے کہ باقی جملہ خدام اور احباب جماعت اپنے اپنے ذمہ کے بقایا جات ادا کر دیں۔ اور دفتر ہذا کو مطلع کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور بہتر رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مبلغین و عہدیداران جماعت توجہ فرماویں

بعض مبلغین اور عہدیداران جماعت بیعت فارم بھجواتے ہیں۔ اور بیعت کرنے والے کا مکمل ایڈریس نہیں دیتے۔ اور نہ وہ اسباب کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ بیعت کرنیوالا کس جماعت کے ساتھ تعلق رکھے گا۔ ایسا ذکر نہ ہونے کی صورت میں دقت معلوم ہوتی ہے آئندہ کے لئے جو دوست کسی کی بیعت بھجوائیں وہ بیعت کرنے والے کا مکمل پتہ اور کس جماعت میں شامل ہوگا اس کا ضروری نوٹ دیا کریں۔ بیعت فارم میں ایسے خانے موجود ہیں عہدیداران اور مبلغین نوٹ فرمائیں۔ جو بیعت فارم ان اندراجات سے خالی ہوگا۔ دفتر ہذا ان پر کسی کارروائی کرنے سے معذور ہوگا۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم عبد العزیز صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بدھانوں علاقہ پونچھ محکمہ کوآپریٹو میں سب آڈیٹر کی آسامی کے لئے امیدوار ہیں۔ وہ احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس میں مستقل اور کامیاب کر دے۔ (۲) مکرم غلام نبی صاحب احمدی اور مکرم طالب حسین صاحب ملازمت میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار شیخ عبید اللہ مبلغ علاقہ پونچھ

اشاعت اسلام کے لئے مسلم شرفاء سے چندہ

"جب ہم گری ہوئی قوموں میں اسلام کی اشاعت کرتے ہیں۔ اور مرتد ہونے والے مسلمانوں کو اسلام سے جدا نہیں ہونے دیتے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ سب مسلمانوں سے اس کام کے لئے امداد نہ لیں"۔

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے ایک کتابچہ "تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک" شائع کیا گیا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور خدمت اسلام کے مختلف کاموں کا مختصر خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتابچہ دیگر مسلمان احباب کو بھی جماعت کے تعمیری کاموں سے آگاہ کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ جس کی ایک عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا تھا۔ کہ آنحضرت صلعم کی حیات طیبہ اور اسلام کے متعلق مخالفین کی غلط فہمیوں کو دور کرنے اور بیرونی ممالک میں تراجم قرآن مجید اور تبلیغ اسلام کے کاموں کے لئے اپنی جماعت کے علاوہ دیگر مسلمان شرفاء کو بھی چندہ کی تحریک کی جائے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے جبکہ ان کو معلوم ہو جائے۔ کہ جماعت احمدیہ کس قدر مفید اور موثر طریق پر خدمتِ اسلام کے تمام دنیا کے کونے کونے میں کر رہی ہے۔ نیز اس چندہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۵۷ء میں ۱۷ر اپریل کے اجلاس میں ارشاد فرمایا۔ کہ

"بے شک تبلیغ کرنا ہمارا کام ہے۔ مگر بعض جگہ ہم صرف اس لئے کام کرتے ہیں۔ کہ باقی مسلمان بھی مرتد نہ ہو جائیں۔ اسلام کی شان میں جس میں تمام مسلمان ایک جیسے شریک ہیں۔ بٹہ نہ لگے۔ اور اس کی شہرت و عزت میں فرق نہ آئے۔ اس لئے یہ دوسرے مسلمانوں کا بھی کام ہے۔ اس وجہ سے اگر ہم ان سے بھی اخراجات کا مطالبہ کریں۔ تو یہ ہمارا حق ہوگا۔ کیونکہ یہ در اصل ان کا کام ہے۔ جو ہم کرتے ہیں۔ اس میں ہمارا ذاتی فائدہ نہیں۔ یعنی ہمارے سلسلہ کو اس سے براہ راست کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ہمارا فائدہ تو متمدن قوموں میں تبلیغ کرنے سے ہے۔ کیونکہ ان میں سے جو احمدی ہوتا ہے۔ وہ ہمارا بازو بنتا ہے۔ ہمارا ہاتھ بٹاتا ہے۔ اور جو کام ہم کر رہے ہیں۔ اس میں شریک ہوتا ہے۔ لیکن جب ہم گری ہوئی قوموں میں اسلام کی اشاعت کرتے اور مرتد ہونے والے مسلمانوں کو اسلام سے جدا نہیں ہونے دیتے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ سب مسلمانوں سے اس کام کے لئے امداد نہ لیں۔ یہ تو ان پر ہمارا احسان ہے۔ کہ ہم اپنے آدمی ان کے فرض ادا کرنے کے لئے دیتے ہیں۔ پس اس کام کے لئے اگر احباب دوسرے مسلمانوں سے کہیں کہ تم بھی روپیہ دو۔ اور ہر طرح ہماری مدد کرو۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود مدرسہ کے لئے دوسروں سے بھی چندہ لے لیتے اور فرماتے کہ اس میں دوسروں کے بچے بھی پڑھتے ہیں۔ اس لئے کوئی حرج نہیں۔ پس جو کام ہم دوسرے مسلمانوں کے فائدے اور ان کے لئے کرتے ہیں۔ ضروری ہے کہ اس کے لئے ان سے چندہ بھی لیں"۔

اس کتابچہ کی کاپیاں جملہ جماعتہا ئے احمدیہ ہندوستان کے سیکرٹریان مال اور مخلصین احباب کو بھجواتے ہوئے توجہ دلائی گئی تھی۔ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں جماعت احمدیہ کے تعمیری کاموں سے دلچسپی رکھنے والے دیگر مسلمان احباب کو بھی تحریک فرماویں اور ان سے زیادہ سے زیادہ چندہ وصول کر کے مرکز میں بمد "چندہ اشاعت اسلام" بھجوائیں۔

امید ہے کہ جماعتوں کے عہدیداران اور دیگر احباب زیادہ سے زیادہ اس میں دلچسپی لے کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل کرنے والے بن سکیں۔

نیز جن جماعتوں اور احباب کو ضرورت ہو۔ تو ان کے مطالبہ پر انہیں مطبوعہ کتابچہ کی مزید کاپیاں بھی نظارت ہذا کی طرف سے بھجوائی جا سکتی ہیں۔

خاکسار عبد الحمید عاجز۔ ناظر بیت المال قادیان

(۳) سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ سونگڑہ مالی تنگی اور بہت سی پریشانیوں سے دوچار ہیں۔ تا حال اولاد سے محروم ہیں۔ مشکلات سے ازالہ اور نیک و صالح اولاد کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۴) قریشی سعید احمد صاحب درویش قادیان کی بیوی ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ انکی صحت کاملہ کے دعا کی درخواست ہے

(۵) خاکسار چھ سات ماہ سے اپنے اہل و عیال کی علالت کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان ہے۔ احباب سے بیماروں کی صحت اور اپنی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مرزا منور احمد درویش قادیان

خبریں

جالندھر ۔ ۱۵ر دسمبر ۔ گذشتہ روز ۳۰ ہریجنوں نے وشواناتھ کے مندر میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی ۔ لیکن سناتنیوں نے ان کو ایسا کرنے سے روک دیا ۔ اس موقعہ پر لاٹھیوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا ۔ تصادم میں کئی اشخاص مجروح ہوئے ۔ سوشلسٹ لیڈر مسٹر پربھو نرائن سنگھ ایم ۔ ایل ۔ سی نے بالآخر ہریجنوں کو واپس ہونے پر رضامند کر لیا ۔ ہریجنوں نے حکام سے کہا ہے کہ وہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر ہریجنوں کو اسی مندر میں داخلہ کے لئے انتظامات کریں ۔

کلکتہ ۱۵ر دسمبر ، روز گذشتہ وزیر اعظم نہرو نے یہاں کہا کہ ہندوستان اپنے آپ کو سرد جنگ سے علیحدہ رکھے گا ۔ کیونکہ کمیونزم نہ تو کوئی آسمانی کتاب کی حیثیت رکھتا ہے ۔ نہ ہی شیطان ہے جو ہمارے ساتھ لگا ہوا ہو ۔ دنیا دو مخالف ٹولیوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی ہے ۔ جس کے نتیجہ میں سرد جنگ شروع ہو گئی ۔ کیونکہ ان بلاکوں کے نزدیک کمیونزم کی یا تو کوئی کتاب آسمانی جیسی حیثیت ہے یا شیطان جیسی ۔ مسٹر نہرو نے کہا کہ کمیونزم کے تین پہلو ہیں ، پہلا اقتصادی نظریہ کا سوال ہے ۔ مسٹر نہرو نے کہا کہ اس سلسلہ میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے ۔ اور یہ بات تاریخی حقیقت بن چکی ہے کہ اقتصادی نظریہ کے اعتبار سے یہ بڑی حد تک صحیح ہے اور بڑی حد تک غلط نہیں ہے لیکن آج کی اس تبدیل شدہ دنیا میں اس پر عمل یا اس کا اطلاق دشوار ہے ۔ کمیونزم نے تاریخی حقائق کو بھی بڑی آسانی کے ساتھ واضح کیا ہے اور ایسے اصلاحی پہلو اختیار کئے ہیں ۔ جن کی وجہ سے میں اکثر اس کا دلدادہ ہو جاتا ہوں لیکن جہاں تک اس کی ٹیکنیک کا سوال ہے اس کے خلاف سختی کے ساتھ میرا ردعمل شروع ہو جاتا ہے ملک اور افراد دونوں کے لئے خراب ہے ۔ مسٹر نہرو نے کہا کہ اس کی تشدت پسندی کو میں نے ہمیشہ ناپسند کیا ہے ۔ اور اس سے نفرت کی ہے ۔ مسٹر نہرو نے اپنے خیالات کا اظہار ایسوسی ایٹڈ چیمبرس آف کامرس کی سالانہ جنرل میٹنگ میں کیا ۔

نیویارک ۱۵ر دسمبر ۔ آج یہاں اقوام متحدہ کا بارہواں اجلاس ختم ہو گیا افتتاحی تقریر میں جنرل اسمبلی کے صدر سر مونز ویلزلی نے اس بات پر یاس ظاہر کی کہ تخفیف اسلحہ کے سلسلہ میں مذاکرات مکمل نہ ہو سکے ۔ اس سے قبل جنرل اسمبلی نے ایک خصوصی قرارداد منظور کر کے تمام ممالک سے اپیل کی کہ وہ بین الاقوامی امن کو مضبوط بنانے کے لئے ہر امکانی اقدام کریں ۔ سویڈن اور یوگوسلاویہ نے یہ قرارداد پیش کی تھی ۔ اس کے حق میں ۷۷ ووٹ آئے تھے ۔ جبکہ اس کے خلاف کسی نے بھی ووٹ نہیں دیا ۔

کلکتہ ۱۴ر دسمبر ۔ وزیر اعظم نہرو آج انڈین چیمبر آف کامرس میں تقریر کرتے ہوئے کارخانہ داروں پر زور دیا کہ مزدوروں کو نظم و نسق میں شامل کریں تاکہ وہ محسوس کر سکیں کہ وہ جہاں کام کر رہے ہیں ۔ ان کا اپنا حصہ بھی ہے ۔ پنج سالہ پلان پر بولتے ہوئے وزیر اعظم نے ہندوستان کے عوام اور ملک کے مستقبل پر پورے اعتماد کا اظہار کیا ۔ لیکن کہا کہ بنیادی چیز یہی ہے کہ ہماری غذائی پیداوار میں اضافہ ہوا ۔ اور ہم اس معاملہ میں خود کفیل ہوں کیونکہ غلہ کی درآمد پر ملک کا بہت خرچ ہو رہا ہے ۔

نئی دہلی ۔ ۱۳ر دسمبر حکومت آندھرا کی شدید مخالفت کے پیش نظر حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ عثمانیہ یونیورسٹی کو اپنے قبضہ میں لے کر ہندی یونیورسٹی کی شکل میں تبدیل نہ کرے گی ۔ اس امر کا انکشاف روز گذشتہ چھوٹا سنگھ کے سوال پر وزیر امور تعلیم ڈاکٹر کے ایل شری مالی نے کہا کہ حکومت جنوبی ہند میں فی الحال اب ہندی یونیورسٹی کے قیام کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ حکومت ہندی یونیورسٹی کے قیام کا کیوں ارادہ رکھتی تھی ۔ تو انہوں نے بتایا کہ ایک خاص عرصہ میں خود اپنی زبان کو استعمال کرنا ہے ۔ اور اسی زبان کو ذریعہ تعلیم بنانا ہے ۔ اسلئے حکومت ہندی یونیورسٹی کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے

ضروری اطلاع

دفتر ہذا کی طرف سے کتاب "حقیقی اسلام" مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے مدظلہ العالی کے امتحان کا اعلان کیا گیا تھا ۔ کہ ۹/۲/۵۸ کو یعنی ۹ر فروری ۱۹۵۸ء بروز اتوار کو ہوگا ۔ لیکن مجالس کی طرف سے کتب بھجوانے کے لئے جو چٹھیاں آ رہی ہیں ان میں امتحان کی تاریخ ۱۹/۲/۵۸ درج ہو رہی ہے ۔ احباب درستی کر لیں کہ امتحان کی تاریخ ۹ر فروری ۱۹۵۸ء بروز اتوار ہے ۔

مرزا وسیم احمد نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

چندہ تحریک جدید اور مجالس خدام الاحمدیہ ہند

جیسا کہ قبل ازیں دفتر ہذا کی طرف سے اعلان کیا جا چکا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرما چکے ہیں ۔ اس لئے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ہند اس اعلان کے مطابق نئے سال کے وعدہ جات لیکر بھجوائیں ۔ اور پھر وصولی کے لئے ابھی سے کوشش شروع کر دیں اس سلسلہ میں دفتر ہذا کی طرف سے اب یہ اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۷ء سے ۴ر جنوری ۱۹۵۸ء ہفتہ تحریک جدید منایا جائے ۔ اور اس ہفتہ جملہ مجالس اپنی اپنی جماعت میں جلسے کریں اور وعدہ جات کی فہرست تیار کر کے ارسال کریں ۔ اور پھر اسی دوران میں وصولی کی بھی کوشش کریں تاکہ آپ کی جماعت سابقون میں شامل ہو جائے ۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو ۔ اور بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے ۔

مرزا وسیم احمد نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

نئی دہلی ۔ ۱۲ر دسمبر ۔ آج لوک سبھا میں شری ڈی سی شرما اور دیگر پانچ ممبروں کے ایک سوال کے جواب میں وزارت تعلیم و سائنسی تحقیق کے منسٹر آف سٹیٹ ڈاکٹر کے ایل شری مالی نے بتایا کہ سنٹرل پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ نے قطب مینار میں بجلی لگانے کا کام ۲۹ر نومبر ۱۹۵۷ء کو شروع کیا ہے ۔ جو غالباً ۱۵ر جنوری تک مکمل ہو جائے گا ۔